ABC Certified Weekly MASAEL Quetta

مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران

ڈپٹی ایڈیٹر غضنفر محمد کھیتران

masaelqta@gmail.com

03136823946

www.weeklymasaelquetta.com

جلد نمبر 23 | 8 مارچ تا 14 مارچ 2020ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر 10

کھیل ان تمام لوگوں کیلئے مفید ہیں جو جسمانی اور ذہنی لحاظ سے کمزور ہیں

نثار خلجی

مسٹر پاکستان و بلوچستان سپورٹس کنٹرول بورڈ کے کوچ کا خصوصی انٹرویو

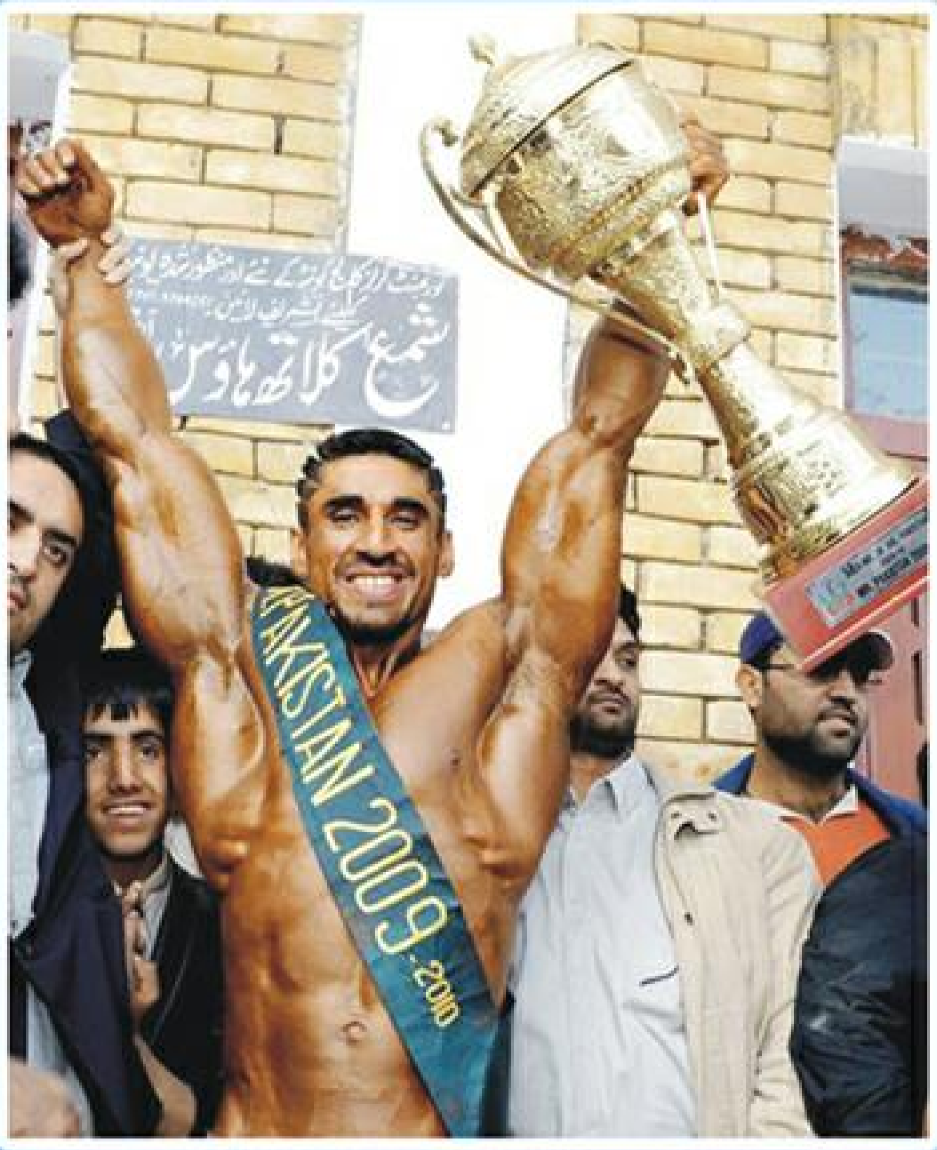

کھیل انسانی زندگی کیلئے بہت ضروری ہے اور مفید بھی اس سے انسان کی تندرستی اور صحت برقرار رہتی ہے کھیل ان تمام لوگوں کیلئے مفید ہیں جو جسمانی اور ذہنی لحاظ سے کمزور ہیں، کھیلوں کے ذریعے ہی ہم نئی نسل کو منفی سرگرمیوں سے بچاسکتے ہیں اور کھیلوں کے میدان آباد کرنے سے قوموں کا مستقبل صحت مند معاشرے کی تشکیل کی ضمانت ہے۔ کھلاڑی امن کے سفیر ہوتے ہیں اور تندرست و توانا افراد ہی قوموں کا مستقبل بہتر بناسکتے ہیں کیونکہ کھیلوں کے ذریعے محبت، اخوت اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ نوجوان کھیل کود کیساتھ تعلیم پر بھی توجہ مرکوز رکھیں کیونکہ تعلیم کے بغیر ملک وقوم کی ترقی ممکن نہیں۔ کھیلوں کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں، کھیلوں کو فروغ دیکر نفرتوں کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ کھیلوں کی سرگرمیوں کو فروغ دے کر نوجوان نسل کو منشیات اور دیگر منفی سرگرمیوں سے بچایا جاسکتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے تعلیمی اداروں اور کھیل کے میدانوں کو دیکھا جائے تو نیشنل اور انٹرنیشنل گیمز میں بھی تو ہمیشہ ہمارے بلوچستان کے نوجوان پوزیشنز لیکر بلوچستان کا نام روشن کرتے نظر آئے ہیں۔

جس میں ایک نام (بلوچستان سپورٹس کنٹرول بورڈ کے کوچ اور مسٹر پاکستان) نثار خان خلجی کا بھی ہے جنہوں نے باڈی بلڈنگ میں مسٹر پاکستان کا ٹائٹل اپنے نام کر رکھا ہے اور ورلڈ مقابلوں میں بھی اپنی کارکردگی دکھا چکے ہیں اور یہ اعزاز پورے پاکستان میں صرف بلوچستان کو حاصل ہے، جبکہ 23 مارچ یوم پاکستان کے سلسلے میں مسٹر بلوچستان باڈی بلڈنگ چمپئن شپ، زیر نگرانی سپورٹس ڈیپارٹمنٹ بلوچستان 14،15 مارچ کو کوئٹہ ایوب اسٹیڈیم میں منعقد ہوگا، جس میں پورے صوبہ بلوچستان سے باڈی بلڈرز شرکت کریں گے، اس میگا ایونٹ کو مسٹر پاکستان نثار خان خلجی صوبائی باڈی بلڈنگ کوچ آرگنائز کرینگے اور اس سلسلے میں آل بلوچستان باڈی بلڈنگ چمپیئن شپ کیلئے ایک خوب صورت تن ساز کی تیاری ٹریننگ اور پوزنگ کے ٹیکنیکس سکھا رہے ہیں۔

اس سلسلے میں ہمارے نمائندوں نے ان سے بات چیت کی جو قارئین کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔

سوال: آپ کے یہاں تک پہنچنے میں سب سے بڑا کردار کس کا ہے؟

جواب میں انہوں نے بتایا کہ یہاں تک جو میں پہنچا ہوں اس میں سب سے بڑا کردار میرے والد صاحب تھے اور وہی میرے استاد تھے اور وہ خود 1976 میں مسٹر بلوچستان بنے تھے اور پاکستان میں سیکنڈ آئے اور اس کھیل کا شوق میں نے اپنے والد صاحب اور چچا کو دیکھتے ہوئے شروع کیا کیونکہ میرے والد صاحب میرے لئے ہیرو تھے، میرے چچا جو کہ جوانی میں ہی فوت ہوچکے تھے جونیئر بلوچستان بنے اور میرے والد صاحب سینئر بلوچستان بنے دونوں ایک ہی ساتھ پھر اسی کو ریپیٹ کرتے کرتے 30 سال مجھے لگے 30 سال بعد یہ ٹائٹل میں اور میرے چھوٹے بھائی نے جیتا میں سینئر بلوچستان بنا اور چھوٹا بھائی جونیئر بلوچستان بنا۔

سوال: آپ کس سن میں سینئر بلوچستان بنے اور مسٹر پاکستان تک کا سفر کیسے ممکن ہوا؟

جواب میں انہوں نے بتایا کہ میں پہلے 2003 میں جونیئر بلوچستان بنا 2004 میں جونیئر پاکستان بنا اسی مقابلے کے بعد میں نے تیاری کی سینئر بلوچستان بننے کیلئے اور پھر 2004 میں سینئر کوئٹہ اور سینئر بلوچستان دونوں بنا۔ پھر اس کے بعد میں نے پانچ سال مزید محنت کی 2007 میں نیشنل چیمپئن بھی بنا پشاور میں۔ پھر 2009-10 کے مقابلوں میں مسٹر پاکستان بنا اور اس کے بعد ورلڈ مقابلوں میں بھی حصہ لیا ورلڈ مقابلوں میں 6 نمبر پر آیا۔ پھر مسٹر پاکستان بننے کے بعد میں پولیس میں بھرتی ہوا جو کہ مجھے اپنے قابلیت کے وجہ سے لیا گیا اور اس کے بعد یہ نوکری بھی مجھے اپنے تعلیمی قابلیت کی وجہ سے ملی اور آج میں بلوچستان سپورٹس کنٹرول بورڈ کا کوچ ہوں۔

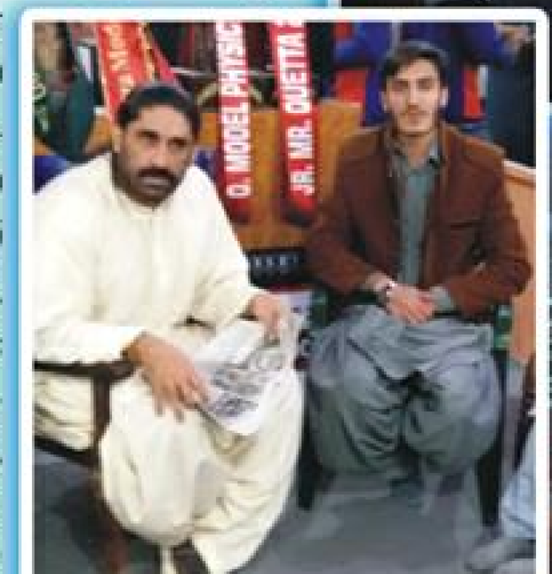

سوال: کیا باڈی بلڈنگ اور دیگر کھیل صرف تفریحی ذریعہ ہے اور انسانی جسم پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: کھیل صحتمند زندگی کے حصول کیلئے نہایت ضروری ہے۔ 'کھیل' یعنی کوئی بھی ایسا کام جو ہماری ذہنی اور جسمانی نشونما میں اہم کردار ادا کرے۔ کھیل صرف تفریح کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ جسم کو چاق و چوبند اور صحت مند بنانے کا بھی ذریعہ ہے۔ کھیلنے سے دماغ تر و تازہ ہوتا ہے اور ایسی قائدانہ صلاحیتوں کو ابھارتا ہے جو کوئی اور چیز نہیں ابھار سکتی۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے اگر کھیل نہ ہوتو ہمارا جسم بالکل لاغرو کمزور ہو جاتا ہے۔ بہت سی بیماریاں اس کو گھیر لیتی ہیں اور وہ جلد بڑھاپے کی طرف بڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اس کی خود اعتمادی لڑکھڑانے لگتی ہے۔ کھیل خواہ کسی بھی قسم کے ہوں ہر طرح سے انسانی نشونما پر اثر ڈالتے ہیں۔ کھیلوں سے دماغی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہنی قابلیت بھی ابھرتی ہے۔

سوال: بلوچستان سپورٹس کنٹرول بورڈ نے مختلف مقابلوں کے شیڈول کا اعلان کردیا ہے اس بارے ہمیں آگاہ کریں؟

جواب: بلوچستان سپورٹس کنٹرول بورڈ کے کوچ اور مسٹر پاکستان نثار خان خلجی نے کہا ہے کہ جی بالکل یوم پاکستان کے حوالے سے تن سازی کے مقابلے بھی ہونگے جس کا باعدہ شیڈول جاری کردیا گیا ہے۔ نثار خان خلجی نے بتایا کہ 14 اور 15 مارچ کو مسٹر بلوچستان، مسٹر این بی پی یو آئی بلوچستان، مسٹر بلوچستان ماسٹر کلاس، مسٹر این بی پی یو آئی بلوچستان ماڈل فزک، مسٹر بلوچستان ٹین ایج، جونیئر مسٹر بلوچستان، جونیئر مسٹر این بی پی یو آئی بلوچستان اور مسٹر بلوچستان ماڈل فزک کے مقابلے ہونگے۔ نثار خان خلجی نے کہا کہ محکمہ سپورٹس صوبے کے نوجوانوں کو کھیلوں کے مواقع فراہم کررہا ہے کیونکہ صحت مند معاشرے کیلئے کھیلوں کو فروغ دینا ضروری ہے انہوں نے کہا کہ مشیر کھیل و ثقافت عبدالخالق ہزارہ سیکرٹری سپورٹس عمران گچکی ڈی جی سپورٹس درا بلوچ اور دیگر کی کاوشوں سے یوم پاکستان کے حوالے سے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جس میں تن سازی کے مقابلے شامل ہیں انہوں نے کہا کہ کھیلوں کو فروغ دیکر ہی دہشتگردی اور سماجی برائیوں کا خاتمہ ممکن ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کھیلوں کے ذریعے نفرتوں کا خاتمہ ہوگا اور لوگ کھیلوں کے ذریعے سے ہی ایک دوسرے کے قریب آسکتے ہیں ہمیں کھیلوں کے فروغ کیلئے جدوجہد تیز کرنا ہوگی، انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے کھلاڑیوں میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں، بلوچستان کے نوجوان کھلاڑیوں نے پورے پاکستان میں مقابلوں میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ کھیلوں سے ہی ترقی اور امن لایا جاسکتا ہے۔

سوال: نوجوان نسل کو کیسے منشیات اور دیگر منفی سرگرمیوں سے بچایا جاسکتا ہے؟

جواب: کھیلوں کی سرگرمیوں کو فروغ دے کر نوجوان نسل کو منشیات اور دیگر منفی سرگرمیوں سے بچایا جاسکتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے نوجوان کسی سے کم نہیں، میرا یہ پیغام ہے نوجونوں کیلئے کہ نوجوان اپنے جسم سے پیار کریں اور وہ پانچ وقت نماز کو پابندی کے ساتھ اپنالیں اور باڈی بلڈنگ کو اپنی روٹین بنالیں۔ میں نوجوانوں کو ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ وہ اس تقویٰ داری والے گیم میں آجائیں کیونکہ باڈی بلڈنگ ایک ایسا گیم ہے کہ کوئی باڈی بلڈر اگر اس کا ڈرگس بھی استعمال کریں تو یہ ڈرگس بھی اس کے جسم کیلئے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے لیکن ایسے نقصانات سے جیسا کہ سگریٹ ہو یا کوئی نشہ پر اس تو لاکھ بہتر ہے۔ پہلے میری کوشش یہ تھی کہ میں جیتوں اب میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ میرے شاگرد جیتیں۔

آل بلوچستان باڈی بلڈنگ چمپیئن شپ

سوال: کیا ڈرگس ایک باڈی بلڈر کیلئے فائدہ مند ہوتا ہے یا اسکے نقصانات ہیں؟

جواب: دیکھیں ڈرگس اور سپلیمنٹ میں فرق ہوتا ہے۔ دودھ اگر خشک حالت میں ہوتو اسے سپلیمنٹ کہا جاتا ہے اور ڈرگس میں تو بہت کچھ آجاتا ہے جیسا کہ اگر آپکے جسم یا سر میں درد ہوتو ہم پیناڈول گولی کھاتے ہیں۔ اور ایک مثال یہ ہے کہ اگر میں ان سپلیمنٹس سے مسٹر پاکستان بن گیا ہوں اور اس ٹائم میری عمر 41 سال ہے اور میں ماشاء اللہ سے اب بھی اتنا فٹ اور سٹرونگ ہوں اور اگر میں 60 سال تک بھی اسی طرح رہا تو آج کل تو اتنی ہی عمر ہے پھر تو بہت اچھی بات ہے اگر یہ سپلیمنٹس ڈرگس بھی ہو تو۔ دیکھیں جو سائیڈ افیکٹ والی چیزیں ہیں وہ میں نے آپ کو بتائی یہ منشیات، وغیرہ، وغیرہ۔ آج کل تو موبائل ہی سب سے بڑا ڈرگس ہے کیونکہ ہر کوئی 24 گھنٹے موبائل پہ پب جی گیم، ٹک ٹاک، واٹس اپ، ٹویٹر، فیس بک وغیرہ چلا رہے ہیں اور ان سب کا دماغ صحیح سے کام بھی نہیں کرتا۔ میرے جتنے بھی شاگرد ہے ان کی باڈیز 85 فیصد نیچرل ہیں۔

سوال: کیا حکومت بلوچستان آپ کو سپورٹ کررہی ہیں؟

جواب: ہمیں وفاقی اور صوبائی حکومت سے کوئی سپورٹ حاصل نہیں ہے، میں اپنے شاگردوں کو جتنا مجھ سے ہوتا ہے میں ان کو سپورٹ کرتا ہوں تاکہ ہمارے پاکستان اور بالخصوص بلوچستان کا نام روشن ہو اور نوجوانوں میں کوئی منفی سرگرمیاں نہ آجائیں۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے تو اس طرح کی سرگرمیوں میں صوبائی حکومت بلوچستان اور ضلعی انتظامیہ کو ٹھوس اقدامات کرنے کی کوشش ضروری ہے مگر بدقسمتی سے ہمیں کوئی سپورٹ نہیں کررہا۔ میرے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ میرا کوئی شاگرد آگے جائے اور ٹائٹل اپنے نام کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس بار تھوڑی امید کی کرن نظر آرہی ہے کیونکہ موجودہ حکومت کھیلوں کے فروغ کیلئے ہر ممکن اقدامات کررہی ہے۔

سوال: آپ بحیثیت استاد اس کلب کو چلا رہے ہیں اور فیس بھی کم رکھی ہے اس بارے میں آپ مزید کیا کہنا چاہیں گے؟

جواب: ایک اچھا استاد وہی ہوتا ہے جو اپنی بہترین صلاحیتوں اور تجربات کا استعمال کرکے ایک صحتمند اور توانا نوجوان نسل کی تیاری میں اپنی لگن اور شب و روز محنت سے منشیات کے خلاف جہاد کرکے ایسے خوبصورت نوجوانوں کو کھیلوں کی طرف راغب کرکے ہمارے قیمتی نوجوان نسل کیلئے ایک اچھی مثال قائم کرے۔

سوال: نوجونوں کیلئے پیغام اور حکومت سے کیا مطالبہ کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: نوجوان ہمارے مستقبل ہے، صوبے کے مثبت امیج کو اجاگر کرنے کیلئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائیں، بلوچستان کے نوجوانوں میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں انہیں صحیح سرپرستی اور معاونت کی ضرورت ہوتی ہیں، حکومت بلوچستان اپنے نوجوانوں کے صلاحیتوں کو تراشنے کیلئے مزید اقدامات اٹھائے۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ سپورٹس (باڈی بلڈنگ) میں جتنے بھی نوکریاں ہیں وہ تمام کے تمام پنجاب کے پاس ہے 5% سندھ اور 5% خیبر پختونخواہ کے پاس ہے ہم نے کیا گناہ کیا ہے ہمارا کوئی ایک بھی (میرے مہ سوا جو وہ بھی میں اپنے تعلیم کے تحت آیا ہوں) باڈی بلڈر کو نوکری نہیں ملی میرے بھرتی ہونے کے بعد میرے کسی بھی شاگرد یا کسی اور باڈی بلڈر کو کوئی بھی نوکری آج تک نہیں ملی جو کہ سراسر ناجائز ہے باقی سپورٹس میں اگر دیکھا جائے تو نوکریاں آتی ہیں مگر ہمارے باڈی بلڈنگ کو بہت نظرانداز رکھا گیا ہے میرا حکومت بلوچستان سے مطالبہ ہے کہ وفاق میں بھی یہ نعرہ اٹھائیں کے ہمارے باڈی بلڈنگ کے جو لڑکے ہیں ان میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں ہے اور ورلڈ لیول کے مقابلوں کے بھی باڈی بلڈر ہیں ورلڈ مقابلوں میں میرا ایک شاگرد 62 سال کی عمر میں 2nd سیکنڈ پوزیشن آیا تھا اور میں خود بھی ورلڈ مقابلوں میں چھٹے (6) نمبر پر آیا تھا جو آج تک کوئی پاکستانی ورلڈ مقابلوں تک پہنچا ہی نہیں یہ اعزاز بھی صرف اور صرف بلوچستان کو حاصل ہے یہ اعزاز کسی اور پاکستانی کے پاس نہیں ہے۔

سوال: کیا میڈیا آپ کو سپورٹ کررہا ہے؟

جواب: صرف ایک نجی ٹی وی کے علاوہ اور کسی چینل نے ہمارا ساتھ نہیں دیا اور نہ ہی الیکٹرانک میڈیا پر کوئی خبر چلائی گئی الٹا ہمیں تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ ایک دن ایک نجی ٹی وی کے اینکر پرسن نے تو بالکل اپنے چینل پر میری تصویر کیساتھ ڈرگس وغیرہ کے استعمال کا منفی پراپیگنڈہ کیا، مجھے ویلن کے طور پہ دیکھایا اور 45 منٹ تک میری تصویر اور ڈرگس کو دکھاتے رہیں کہ یہ باڈی یہ اتنا لمبا قد کیا کوئی ڈرگس سے اتنا لمبا بھی ہوسکتا ہے کیا کوئی ڈرگس سے اتنا چوڑا بھی ہوسکتا ہے یعنی اگر میں قدرتی طور پر لمبا اور چوڑا ہوں تو وہ بھی ان لوگوں نے ڈرگس بنادیا (مطلب یہ کے میرا قد اور میری باڈی صرف اور صرف ڈرگس کی وجہ سے بنی ہے) مجھے بہت افسوس ہوا میں نے کہا کہ آپ چینلز والوں نے بلوچستان کے ساتھ زندگی میں کوئی اچھائی کرنی تھی تو وہ بھی آپ لوگوں نے منفی دکھایا جو کہ بہت افسوس کی بات ہے۔ آخر میں انہوں نے مثبت، تعمیری اور آزاد صحافت پر ہمارے نمائندوں کے کردار کو سراہا اور شکریہ بھی ادا کی۔

کھیلوں کے ذریعے ہی ہم نئی نسل کو منفی سرگرمیوں سے بچاسکتے ہیں

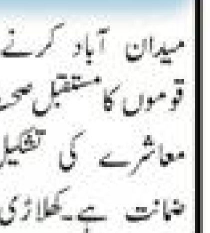

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی، معاشی موضوعات سے متعلق اپنی مختصر تحریر ... 03327865820 ... 03130823940

Email: masaelqta@gmail.com

کرونا وائرس ۔۔۔حکومت بلوچستان کے اقدامات

بلوچستان حکومت نے کرونا وائرس سے نمٹنے کیلئے تمام حفاظتی اقدامات مکمل کر لئے ہیں اس مقصد کیلئے تفتان سمیت صوبے کے ایران اور افغانستان کو لگنے والے بارڈر کو سیل کر دیا گیا ہے عراق سے ایران کے راستے آنے والے زائرین کرونا وائرس چیک کرنے کے لئے تفتان میں کیمپوں میں ہسپتال بنا کر رکھا گیا ہے ان زائرین کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے جبکہ خدشہ ہے کہ مزید زائرین بھی ایران میں ہیں جہاں کرونا سے مرنے والوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ وائرس میں مبتلا افراد کی تعداد سینکڑوں میں ہوگئی ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال نے اس سلسلے میں گزشتہ روز کہا کہ انہوں نے انتظامات مکمل کر لئے ہیں وزیر اعلیٰ کا یہ بیان انتہائی قابل ستائش ہے کہ ان کیلئے تجارت سے زیادہ انسانی جان اہم ہے انہوں نے بتایا کہ ایران سے آنے والے زائرین کو تفتان میں چیک کرنے کے بعد کوئٹہ میں ہزار گنجی کے قریب کیمپوں میں لاکر رکھا جائیگا وزیر اعلیٰ صاحب کو اپنے اس فیصلے پر غور کرنا چاہئے کیونکہ زائرین کو کوئٹہ کے لوگوں کی بھی بڑی تعداد ہے انہیں جو اس سے تعلق رکھنے والے زائرین کو تفتان ہی میں اس وقت تک روکے رکھنا چاہئے جب تک وائرس ختم نہ ہوجائے جبکہ دوسرے صوبوں سے تعلق رکھنے والے زائرین کو انہوں میں ہی بٹھا کر براہ راست ان کے صوبوں کے حوالے کردیا جائے ایسے لوگوں کو راستوں میں کہیں اترنے نہ دیا جائے یہ اقدام کسی کے حق میں اور نہ ہی کسی کے خلاف اٹھایا جارہا ہے بلکہ یہ انسان اور پورے ملک کو اس موذی مرض سے بچانے کیلئے ہے اگر ان کے کسی ایک گھر میں بھی کرونا کا کوئی مریض پہنچ گیا تو پھر پورا علاقہ اس کی لپیٹ میں آسکتا ہے اس لئے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے جن اقدامات کا ذکر کیا ہے وہ صرف قابل تعریف ہی نہیں بلکہ ان کو مزید بہتر بنایا جائے اسی میں ہم سب کی بہتری ہے۔

خواتین کو کیسی آزادی چاہیے

خواتین کے عالمی دن کے موقع پر 8 مارچ کو پاکستان کے مختلف شہروں میں خواتین مارچ ہوا اسلام آباد میں ہونے والے خواتین مارچ پر پتھراؤ بھی کیا گیا یہ خواتین مارچ میں شامل ان خواتین پر کیا گیا جنہوں نے انتہائی قابل اعتراض اور شرمناک پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے اس کے علاوہ جماعت اسلامی کی خواتین نے تمام شہروں میں اسلامی ریلی نکالی اور جلسہ عام کیا یہ دونوں مارچ ایک دوسرے کے برعکس تھے ماروی سرمد جیسی گمراہ کن نظریات کی حامل خواتین مارچ میں قابل اعتراض نعرے لگا رہی تھیں اور جن کپڑوں میں وہ اسٹیج پر حقوق کے نام پر اچھل کر ناچ رہی تھیں وہ انتہائی شرمناک فعل تھا خواتین کے حقوق سے کسی کو انکار نہیں اسلام اور آئین نے خواتین کو جو حقوق دئیے ہیں ان میں خواتین کی قانونی سازی کی جائے کم عمری کی شادی اور خواتین کو باعزت ملازمت کے مواقع ملنے چاہئیں اس سے کسی کو انکار نہیں ہے اسلام نے خواتین کے حقوق کا تحفظ کیا ہے اس لئے عورت کا رشتہ سب سے زیادہ قابل احترام ہے مگر چند مغرب سے متاثر ہونے والی خواتین آزادی کا نعرہ لگا کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی مسلمان خواتین کو فحاشی کی جانب دھکیل رہی ہیں جو خواتین اور ان کی آزادی کی بات کرتی ہیں وہ کونسی آزادی چاہتی ہیں ...

اس مارچ میں جو نعرے لگائے گئے وہ اسلامی معاشرے کے منافی تھے۔ عزت ناموس اور حقوق کا احساس ہے اور سب سے زیادہ عزت واحترام خواتین کو پاکستان میں حاصل ہے حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ ایسی تمام این جی اوز اور تنظیموں پر پابندی لگادے جو مختلف عالمی دنوں کی آڑ میں پاکستان میں بھی حالات خراب کرنا چاہتی ہیں ایسی تنظیمیں اور لوگ نظریہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔

تیرا جسم ۔۔۔ تیری مرضی ۔۔۔؟

مورچہ ☆☆☆ ممتاز ترین

mumtaztareen19@gmail.com

آج پاکستان میں بھی چند خواتین کی جانب سے ”خواتین مارچ“ منانے کا اعلان کیا گیا ہے جس کے بارے میں گزشتہ کئی روز سے ٹیلی ویژن پر مذاکرے اور بحث و مباحثے ہورہے ہیں یہ پہلا موقع ہے کہ یورپ کے کلچر سے متاثرہ خواتین نے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بولنا شروع کردیا ہے اور وہ اس سلسلے میں تمام حدود سے تجاوز کرگئی ہیں اور خواتین مارچ سے پہلے ہی بہت سی باتیں متنازعہ ہوکر سامنے آگئی ہیں خصوصاً خواتین کے بارے میں چند یورپ زدہ خواتین نے جو باتیں کیں وہ شرم کی بات ہے کیا اسلام میں کسی عورت کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ یہ کہے کہ ”میرا جسم میری مرضی“ اور پھر اسلام آباد میں ایک عورت نے سرعام جو شرمناک حرکت کرکے یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ واقعی اس کا جسم اور اس کی مرضی ہے ہمیں اس نعرے سے کوئی اختلاف نہیں مگر بحیثیت مسلمان اور پھر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ بے غیرتی قابل قبول نہیں ہے پہلے ان خواتین سے پوچھا جائے کہ تمہارا جسم کیا تمہاری مرضی کے تابع ہے موت کے بعد تمہارے جسم کو کوئی اور غسل نہیں دیگا قبر میں تم کو کون اتارے گا اسلام میں خواتین کے حقوق واضح کئے گئے ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں یہ دعویٰ کہ مرد اور عورت برابر ہیں ایسی کوئی بات نہیں دین میں عورت اور مرد کے حقوق الگ الگ نوعیت کے متعین کئے گئے ہیں خواتین کو وراثت میں مرد کی نسبت نصف حصہ ملتا ہے اس کی گواہی نصف تسلیم کی جاتی ہے پھر عورت کے قول وعمل اور تربیت کے ذمہ دار چار افراد ہوتے ہیں دین کے مطابق اگر کسی لڑکی / عورت کی تربیت درست نہ ہو تو اس کی ذمہ داری اس کے باپ پر، بھائی پر پھر شوہر پر اور پھر بیٹوں پر عائد ہوتی ہے کیا میرا جسم میری مرضی کہنے والوں کو یہ معلوم ہے کہ عورت کے پاؤں تلے جنت ہوتی ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب عورت شادی کرلے اور اس کی اولاد ہو اور یہ سب کچھ دین اسلام کے مطابق ہی ہوتا ہے اگر بے اولاد رہے گی تو اس قدموں تلے جنت کیسے ہوگی وہ کس کی ماں ہوگی کیونکہ جنت ماں کے قدموں تلے ہوگی گزشتہ دنوں رائٹر خلیل قمر اور ماروی سرمد کے درمیان اس معاملے پر بات آگے نکل گئی ماروی سرمد کوئی آسمانی مخلوق نہیں جو وہ کچھ بھی کہے صحیح ہو اور کوئی اس پر ردعمل کا اظہار نہ کرے ماضی میں بھی محترمہ ماروی سرمد اور حافظ حمد اللہ کے درمیان بھی ٹی وی پر ناخوشگوار بحث ہوئی تھی اور آج پھر ایسا کیا گیا کچھ عورتیں ہمارے اسلامی معاشرے کو خراب اور کفار کے ایجنڈے پر عمل کرکے ایسی نت نئی باتیں کرکے لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتی ہیں کون ہے جو ان کی پشت پناہی کررہا ہے پاکستان میں خواتین کو ضرورت سے زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں اسمبلیوں میں ان کی فوج درفوج موجود ہے ان کو کون ان اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں لایا ملک میں خواتین کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے خواتین مارچ کرنے والی یہ مطالبہ کیوں نہیں کرتیں کہ ہمیں اسمبلیوں اور پارلیمنٹ سمیت کہیں بھی مخصوص نشستیں نہیں چاہئیں ہم اوپن الیکشن میں مردوں کے مقابلے میں کھڑی ہوں گی پھر دیکھتے ہیں کہ کتنی عورتیں الیکشن میں کامیاب ہوسکتی ہیں یہ ڈرامہ صرف اور صرف اسلام دشمن قوتیں شروع کررہی ہیں وہ گھروں کے گھر خراب کرنا چاہتی ہیں معاشرے کو خراب کرنا چاہتی ہیں رات کو بارہ بجے کے بعد یہ خواتین بازار جائیں مرد کے بغیر کیا وہ اوباش قسم کے لوگوں سے بچ سکیں گی مرد کو اللہ تعالیٰ نے عورت کا محافظ بنایا ہے عورت کا کفیل بنایا ہے عورت کا سرپرست بنایا ہے اور عورت باپ بھائی، شوہر اور بیٹے کے حصار میں رہتی ہے اس کو فخر کرنا چاہئے کہ اس کے چاروں طرف مختلف رشتوں میں اس کے محافظ ہیں آج کس چیز کی آزادی مانگی جارہی ہے ٹیلی ویژن پر حضرت فاطمۃ الزہرہ کی مثال دی گئی کہ وہ ہمارے لئے ایک بہترین نمونہ ہیں یہ کیوں نہیں بتایا گیا کہ ایک مرتبہ نبی پاک ؐ کو اپنی بیٹی فاطمہ کی یاد شدت سے آئی تو آپ بیٹی کے گھر تشریف لے گئے بیٹی آپ ؐ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تو اس موقع پر نبی پاک ؐ نے کہا کہ بیٹی کافی دنوں سے نہیں آئی ہو دل بے چین ہوا تو خود تم کو لینے آگیا ہوں بیٹی نے کہا کہ بابا جان میں قربان مگر علیؓ گھر میں موجود نہیں اور نہ ہی ان سے اجازت لی ہے اور پھر آپ نے خود کہا تھا کہ اب تمہارا گھر تمہارے شوہر کا ہی گھر ہے نبی پاک ؐ بیٹی کی بات سن کر واپس آگئے یہ ہوتی ہے تربیت جو جنت کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ؐ نے اپنی بیٹیوں کی کی اور ایسی ہوتی ہیں بیٹیاں اور بیویاں جو جنت میں عورتوں کی سردار ہوگی اور اس کی جانب سے شوہر کے رتبے اور اہمیت کا احترام کیا آج معاشرے کو گمراہ کرنے والی عورتیں اسلامی ملک کی خواتین کو گمراہ کرنے کے ایجنڈے پر گامزن ہیں یہ خواتین کون سے حقوق چاہتی ہیں کیا یہ مادر پدر آزادی چاہتی ہیں 99 فیصد خواتین کو گھر میں عزت کے ساتھ سب کچھ ملتا ہے اور بمشکل ایک فیصد خواتین اس قسم کی آوارگی کا نعرہ لگاتی ہیں وہ یہ بتائیں کہ اگر ان کا شوہر ہے تو اس سے پوچھے بغیر باہر آرہی ہیں اگر باپ ہے تو اسکی اجازت کے بغیر باہر نکل رہی ہیں یہ سب سے پہلے اپنی ذات کے بارے میں فیصلے کریں باپ، بھائی شوہر اور بیٹے کو چھوڑ کر اکیلی رہیں اور پھر ”میرا جسم میری مرضی“ کا نعرہ لگائیں دیکھیں گے کہ یہ نعرہ کس طرح ان کے کام آئے گا کیا اس نعرے کے ذریعے وہ مرد سے تاقیامت دور رہ سکتی ہیں اور مرد کے بغیر زندگی گزار سکتی ہیں ایسا ممکن ہوتا تو یہ کائنات نہ بنتی بابا آدم اور بی بی حوا سے لیکر تاقیامت عورت اور مرد کا پاک اور قابل احترام رشتہ موجود رہے گا یہ آوارگی اور فحاشی کے نعرے کسی بھی صورت خواتین کے حقوق نہیں دلاسکیں گے بلکہ گھر کی چار دیواری ہی عورت کا اصل گھر ہے وہی اس کی زندگی ہے اور اسی میں اس کی آخرت ہے یورپ تو پہلے ہی دن سے اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے اور پھر یہ بات طے ہے کہ عورت کی عقل اس کے گٹوں (ٹخنوں) میں ہے اس کے علاوہ ایک لاکھ چالیس ہزار پیغمبر آئے کیا ان میں کوئی عورت نبی یا پیغمبر تھی اولیاء کرام میں کوئی عورت ولی تھی صرف ایک حضرت رابعہ بصری وہ بھی نصف قلندر کہلاتی تھیں آج کون سی خواتین اور کس منہ سے مرد سے برابری کی بات کرتی ہیں حالانکہ مرد عورت کو زیادہ عزت دیتا ہے احترام کرتا ہے اور وہ اس عزت و احترام کو بازاروں میں لانا چاہتی ہیں مولانا فضل الرحمن پر تنقید کی جاتی ہے کہ انہوں نے اس نعرے کو فحاشی سے تعبیر کیا ہے تو انہوں نے بالکل صحیح کہا ہے ہمیں ان کی سیاست سے لاکھ اختلاف ہو مگر دین کے حوالے سے ان کی جانب سے کی جانے والی تشریح کو غلط کہنے والے خود غلط ہیں آج کے اس خواتین مارچ کو میڈیا بھرپور کوریج دے اور مارچ میں شامل خواتین نقاب کا ڈرامہ کئے بغیر تصاویر بنوائیں اور لعنت ہوگی ایسے لوگوں پر جو پھر اس قسم کی بے باک خواتین کی کفالت اور تحفظ کی ضمانت لے کیونکہ اس مارچ کا مقصد مردوں کو نیچا دکھانا ہے تو پھر اپنے ایجنڈے پر قائم رہیں دیکھتے ہیں مارچ میں شریک ہونے والی خواتین ہی ان خواتین کو سبق سکھادیں گی جو عورت مارچ کے نام پر مسلمان خواتین کو گمراہی اور فحاشی کی طرف لے جانے کے ایجنڈے پر کام کررہی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

میرا جسم میری مرضی

بلا امتیاز — امتیاز علی شاکر

Imtiazali470@gmail.com

سچ تو یہ ہے کہ میرا کچھ بھی نہیں، یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کائنات کی ہر چیز پر اللہ تعالیٰ ہی کا اختیار ہے۔ جسم میرا ہوتا تو اس پر اختیار بھی میرا ہوتا، میرے جسم پر میرا اختیار ہوتا تو مرضی بھی میری ہوتی اور مرضی میری ہوتی تو اپنے جسم کو کبھی بوڑھا نہ ہونے دیتا، کبھی کمزور نہ ہونے دیتا، کبھی کوئی بیماری نہ لگنے دیتا، کبھی سردی اور گرمی کی شدت سے متاثر نہ ہونے دیتا ہے۔ اب ہمیں فیصلہ اس بات کا کرنا ہے کہ آخر کسی کو یہ کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کہ میرا جسم میری مرضی؟ سب سے پہلے یہ بتادینا لازم ہے کہ جس پروگرام کے تحت میرا جسم میری مرضی کا نعرہ لگایا جارہا ہے اس حساب سے ہم نعرہ لگانے والی مخلوق کو عورت تسلیم نہیں کرسکتے۔ یہ فطری حقیقت ہے کہ عورت بے شمار قربانیاں دینے کے بعد بھی حیا کے دائرے سے نہیں نکل پاتی یہاں تک کہ جسم فروش، فاحشہ جیسے گالی کے طور پر کنجری کہا جاتا ہے وہ بھی اس قدر بے حیا نہیں ہوتی کہ سرعام کہے میرا جسم میری مرضی، جب کسی جسم فروش عورت سے بات کی جائے تو وہ اپنی مجبوریاں بتاتی ہے جن کے باعث وہ فاحشہ بننے پر مجبور ہوئی اپنے کردار پر فخر نہیں کرتی، اپنے آپ پر یہ قانون لاگو کریں تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ میرا جسم مجھے اللہ نے عطا کیا ہے جس پر بظاہر میری مرضی کی ہی حکمرانی ہے پر اس بات کا اعلان کرنے کی ضرورت بالکل نہیں محسوس ہوتی یعنی میرا جسم میری مرضی کا نعرہ لگانے والی عورت نہیں ایک نفش سوچ اور غلیظ ذہنیت ہے جو دنیا کو گندہ کرکے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے بصورت دیگر ہم یہ بات سننے کیلئے بھی تیار نہیں کہ کوئی عورت ایسی بات کرے یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے اور اس حقیقت سے انکار بھی ممکن نہیں کہ مردوں کی اکثریت عورت کو فقط جسم کی نظر سے ہی دیکھتی ہے۔ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام ہی ہمارے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے پر ذرہ سوچیں کہ جو معاشرہ عورت کو دین اسلام کے مطابق حقوق نہیں دیتا وہ عورت کو اسلامی اقدار کا پابند کیسے کرسکتا ہے؟ کیا ہم عورت کو وراثت میں حصہ دیتے ہیں؟ کیا ہم عورت کو وہ عزت وہ مقام دیتے ہیں جس کا دین اسلام حکم دیتا ہے؟ اسلام تو مرد کو بھی باحیا رہنے کا پابند کرتا ہے۔ مرد بے حیائی نہیں کرتا تو پھر بتایا جائے کہ عورت کو میرا جسم میری مرضی کا نعرہ لگانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ حقیقت یہی ہے کہ ہم عورت کو جسم سے بڑھ کر کچھ نہیں سمجھتے۔ عورت جتنی بھی باحیا، باکردار، باشعور، تعلیم یافتہ ہو مرد کسی بھی حالت میں عورت کے کردار کو نہیں صرف جسم کو دیکھتا ہے۔ جسم میرا ہے اور مرضی بھی اور یہ ذمہ داری بھی میری ہی ہے کہ اپنے جسم پر ایسی مرضی نافذ کروں جو عزت۔ صحت اور فائدہ بخش ہونے کے ساتھ محفوظ ترین ہو یعنی میرا جسم کسی دوسرے کی مرضی سے استعمال نہ ہوسکے۔ جب جسم دوسروں کے استعمال میں ہوگا تو اس پر مرضی بھی دوسروں کی چلے۔ جو لوگ فحاشی کو فروغ دینے کی غرض سے یہ نعرہ لگارہے ہیں وہ جان لیں جسم تب تک میرا ہے جب تک میں اپنے جسم کو دوسروں کے حوالے نہیں کرتا۔ جنس مخالف کی قربت یعنی ازدواجی تعلقات صرف جسموں کی ضرورت پوری نہیں کرتے بلکہ حلال رشتے یعنی میاں بیوی کے درمیان بے پناہ محبت۔ ایک دوسرے کا خیال۔ اپنے بچوں کی پرورش۔ اپنے والدین کی خدمت اور دیگر بہت ساری محبتیں شامل رہتی ہیں۔ میرے جسم پر میری مرضی یوں نافذ ہو کہ دنیا و آخرت میں عزت پاجاؤں تو یہ مرضی اچھی ہے جبکہ ایسی مرضی جو مجھے میری ہی نظروں سے گرادے اسے مرضی نہیں ذلت و رسوائی کہا جاسکتا ہے۔ جو بچیاں، مائیں، بہنیں اور بیویاں اپنا جائز مقام باعزت طریقے سے حاصل کرنا چاہتی ہیں انہیں چاہئے کہ اپنے جسم پر اللہ تعالیٰ کی مرضی یعنی حیا کے قوانین نافذ کریں یہی واحد طریقہ ہے جو عورت کو دنیا میں بااختیار، باعزت اور مضبوط بناسکتا ہے۔ موجودہ معاشرے میں عورت کے پاس سب سے بڑی طاقت بھی جسم ہے اور کمزوری بھی لہٰذا عورت اپنے جسم کو اپنی کمزوری بنانے کی بجائے طاقت بنائے تو اسے میرا جسم میری مرضی کا نعرہ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ عورت کا جسم اس کی طاقت اسی صورت بن سکتا ہے کہ عورت شرم و حیا کے دائرے میں رہے اور بے حیا مردوں سے خود کو محفوظ رکھے۔

بلوچستان میں نامیاتی کپاس کی کامیاب کاشت کاری

تحریر: محمد نذیر نور

کپاس کی پیداوار سے قبل انسان اپنا جسم ڈھانپنے کے لئے جانوروں کے کال اور درختوں کے پتوں کا استعمال کرتا تھا۔ مہرگڑھ وہ پہلی انسانی بستی ہے جہاں زراعت کے آغاز کے ساتھ ساتھ کپاس کی کاشت کے آثار ملے ہیں۔ دنیا میں کپاس کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کیمیکلز اور مصنوعی کھاد کے استعمال سے قبل ایسے نامیاتی اشیاء کا استعمال ہوتا تھا۔ جس سے اسکی اصلیت اور ریشے کو اپنی اصلی حالت میں رکھنے کا کوئی سبب ہوتا تھا۔ مصنوعی کھاد اور کیمیکلز کے استعمال سے کپاس کے پودے کی بڑھوتری اور کیڑوں سے بچایا جاتا تھا۔ لیکن اس کے ریشے (حران) کی اصلیت پر فرق پڑا اب دوبارہ دنیا بھر میں نامیاتی طور پر کاشت کی جانیوالی کپاس کا رواج فروغ پارہا ہے۔ کھیتوں میں اگائے جانے والی کپاس جو کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کے استعمال کو روکنے کے بعد تین سال سے زیادہ عرصے سے استعمال ہوتی رہی ہے جو کہ نامیاتی کپاس کہلاتی ہے۔ نامیاتی کپاس کو عام طور پر روئی سے تعبیر کیا جاتا ہے جو بغیر جینیاتی طور پر تباہ شدہ پودوں اور بغیر کسی جینیاتی طور پر زرعی کیمیکل جیسے کھاد اور کیڑے مار ادویات کے استعمال کے بغیر اگائی جاتی ہے۔ انڈیا ترکی چین اور امریکہ کے کچھ حصوں میں نامیاتی طور پر کپاس کی کاشت کا رواج عام ہے۔ 2007ء تک دنیا بھر کے چوبیس ممالک میں نامیاتی کپاس کی 265,517 گانٹھیں تیار کی گئیں۔ دنیا بھر میں نامیاتی کپاس کی پیداوار میں ہر سال 50 فی صد سے زیادہ کی شرح سے اضافہ ہورہا ہے۔ 17-2016 میں نامیاتی کپاس کی سالانہ عالمی پیداوار 3.2 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئی تھی جو کہ اب تقریباً 3.7 ملین میٹرک ٹن سے زیادہ ہوگئی ہے۔ کپاس کی کاشت دنیا کی مجموعی اراضی کا 2.5 فیصد حصے پر محیط ہے۔ لیکن کپاس کی فصل میں کسی بھی دوسری فصل سے زیادہ کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کا استعمال ہوتا ہے۔ غیر نامیاتی کپاس اگانے کے طریقوں میں کیمیکلز کے زیادہ استعمال سے ماحولیاتی نظام پر گہرے اثرات مرتب ہورہے ہیں کیونکہ کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے آس پاس کی فضاء، سطح زمین اور زیر زمین پانی بھی آلودہ ہو رہا ہے۔ نامیاتی کپاس کی فی الحال دنیا کے بہت سے ممالک میں کامیابی کے ساتھ کاشت کی جارہی ہے 2018 تک سب سے زیادہ پیداوار ہندوستان 51 فیصد چین 19 فیصد ترکی اور قازقستان 7.7 فیصد ہیں۔ عالمی کپاس کی کاشت عالمی زراعت کا تقریباً تین فیصد ہے لیکن یہ فصل کل 25 فیصد سے زیادہ کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کا استعمال کرتی ہے یہ کیڑے مار ادویات اور کیمیکلز ہمارے پانی کو آلودہ کرنے کا سبب بنتی ہیں اور کھادوں ایک بڑی مقدار کے استعمال سے زمین نمکین ہوجاتی ہے اور فصل کی پیدواری صلاحیت کم ہوجاتی ہے۔ کپاس کی پروسسنگ میں بہت سے کیمیکلز جیسے بلیچ کا استعمال جو کہ رنگ اور استحکام پر زیادہ انحصار کرتی ہے اس طرح بڑی مقدار میں گندے پانی کے اخراج سے ماحول پر مضر اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ جبکہ اس کپاس سے تیار والے والا کپڑے اور ملبوسات انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ نامیاتی کپاس کسی بھی کیمیائی کھادوں یا کیڑے مار ادویات کے استعمال کے بغیر کاشت کی جاتی ہے جس سے اس کا معیار بھی عام کپاس کی نسبت بہتر ہوتا ہے اس اقدام سے نامیاتی کپاس کی کوالٹی اعلیٰ اور اس کی فصل پر کیڑوں کے حملے میں کمی آتی ہے۔ جس سے فی ایکڑ پیداوار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان کپاس کی پیداوار کرنے والا دنیا کا پانچواں بڑا اور خام کپاس کی برآمد کرنے والا تیسرا بڑا ملک ہے۔ ملک کے دیگر صوبوں کی نسبت بلوچستان میں کپاس کی کاشت کا تناسب کافی کم ہے لیکن اس فصل کی پیداوار کے لئے آب وہوا، زمین کی ذرخیزی اور پانی کی کم دستیابی جیسے عوامل مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ جبکہ بلوچستان نامیاتی کپاس پیدا کرنے والی ملکی تاریخ کا پہلا خطہ ہے جو کہ پاکستان کے کپاس کے شعبے میں اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ بلوچستان کی سرزمین جہاں معدنی وسائل اور قدرتی نعمتوں سے مالامال ہے وہاں زرعی اعتبار سے بھی کافی زرخیزی ہے چاروں موسموں میں مختلف انواع واقسام کی فصلیں سالا سال اس خطے میں پیدا ہوتی ہیں۔ صوبائی حکومت کی جانب سے پاکستان کی پہلی نامیاتی کپاس اس کی سرٹیفکیشن کروائی گئی اس سلسلے میں تجرباتی بنیادوں پر اگائے جانے والی نامیاتی کپاس کی پہلی گانٹھ کی تصدیق کروائی گئی۔ عالمی ادارہ ڈبلیو ڈبلیو ایف نے پاکستان کی سطح پر بلوچستان کے ضلع لسبیلہ اور بارکھان سے پیدا کردہ کپاس کو نامیاتی قرار دے دیا اس کپاس کی ملکی مارکیٹ میں بھرپور پذیرائی سے صوبے میں نامیاتی کپاس کی پیداوار میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ بلوچستان کے ضلع بارکھان اور لسبیلہ میں نامیاتی کپاس مکمل قدرتی ماحول میں کاشت کی جارہی ہے نامیاتی کپاس کی مارکیٹ ویلیو غیر نامیاتی طور پر پیدا ہونے والی کپاس کی نسبت دگنی سے بھی زائد ہے صوبائی وزیر زراعت انجینئرنگ زمرک خان اچکزئی نے بلوچستان میں پیدا ہونے والی ملکی تاریخ کی پہلی نامیاتی کپاس کی پہلی گانٹھ کا افتتاح کیا۔ اس طرح بلوچستان نامیاتی کپاس پیدا کرنے والا پہلا صوبہ بن گیا۔ بلوچستان ملکی تاریخ کی پہلی نامیاتی کپاس کی جیننگ ڈبلیو ڈبلیو ایف او کے تعاون سے مکمل طور پر کی گئی جو بین الاقوامی طور پر تصدیق شدہ ہے اور صوبے کے مختلف اضلاع میں مکمل قدرتی ماحول میں کاشت کی جاری ہے۔ یہ محکمہ زراعت بلوچستان کی ملکی تاریخ میں بڑا کارنامہ ہے اور اس طرح کے مزید تجربات بھی کیے جارہے ہیں جنکے مثبت نتائج جلد سامنے آئیں گے جس کا براہ راست فائدہ صوبائی معیشت اور زمینداروں کو ہوگا۔ جس سے صوبے کی معیشت میں بہتری اور زمینداروں کی معاشی آسودگی کے امکانات روشن ہوسکتے ہیں۔ نامیاتی کپاس کی پیداوار کو بڑھانے سے معیشت بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ زمینداروں کی معاشی زندگی میں بہتری اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہونگے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ صوبے میں نامیاتی کپاس کی کاشت کو صوبے کے دیگر اضلاع تک وسعت دی جائے تاکہ لاکھوں ایکڑ اراضی اور بنجر زمین کو آباد کیئے جاسکیں۔ اس کے علاوہ صوبے کے موسمی حالات کے پیش نظر ایسی فصلیں اور بیج تجرباتی بنیادوں پر اگائی جارہی ہیں جن میں زیتون، پستے، کھیتوں میں اگائے جانے والی کپاس جو کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کے استعمال کو روکنے کے بعد تین سال سے زیادہ عرصے سے استعمال ہوتی رہی ہے نامیاتی کپاس کہلاتی ہے۔ کھیتوں میں اگائے جانے والی کپاس جو کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کے استعمال کو روکنے کے بعد تین سال سے زیادہ عرصے سے استعمال ہوتی رہی ہے نامیاتی کپاس کہلاتی ہے۔ زعفران، سورج مکھی، کینولہ اور دیگر فصلیں بھی شامل ہیں جو کہ خشک موسم اور کم پانی میں بھرپور پیدوار اور عالمی مارکیٹ میں زیادہ زرمبادلہ کا باعث بن سکتے ہیں۔ موجودہ حکومت سنجیدگی سے صوبائی پیدوار پر توجہ دے رہی ہے نصیر آباد جیسے زرعی باسکٹ کیا جاتا ہے۔ یہاں پر کامیابی سے فصلوں پر تجربات ہورہے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کا بھرپور فائدہ اٹھایا جارہا ہے اس میں سبی ڈویژن اور دیگر بعض اضلاع بھی شامل ہیں لسبیلہ کو تو ویسے ہی قدرت نے بعض پھلوں کے حوالے سے جنت کا ٹکڑا بنا رکھا ہے۔

اسلام ہی عورت کا اصل محافظ ہے

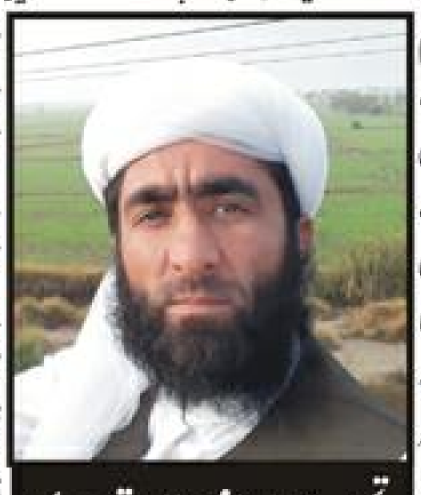

تحریر: مولانا محمد طاہر توحیدی

عورت کے متعلق اسلام کا نظریہ عورت کا مقام اور اس کا دائرہ کار اور ہر میدان عمل میں اس کی کارکردگی کے مفید وغیرہ مفید پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے آنے سے پہلے عورت کا مقام اور اس کے ساتھ روا رکھنے والے سلوک پر نظر ڈال لیں نمبر 2 دور جدید میں عورت کی حیثیت اور اس حوالے سے منظر عام پر آنے والے افکار و نظریات اور کے پس منظر کو سمجھنا نہایت ضروری ہے آئیے مختصرا جائزہ لیں نمبر 1 عورت اسلام سے قبل اسلام کے آنے سے پہلے دنیا عورت کو غیر مفید عنصر سمجھ کر میدان عمل سے ہٹا دیا تھا اس کے ساتھ ذلت آمیز سلوک روا رکھا جاتا تھا عورت کی تخلیق کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورت الشوریٰ ایت نمبر 49 ایت نمبر 50 میں اس کی فکر کی تردید کی اور فلسفہ کو مسترد کردیا نمبر 2 دور جدید اور عورت۔ اب آتے ہیں موجودہ دور کے نظریات و افکار پر بات کرتے ہیں جو عورت کے متعلق ہیں واضح رہے موجودہ دور میں عورت کی حیثیت کو تبدیلی کردی گئی ہے مثلا سماجی حیثیت سیاسی حیثیت خانگی حیثیت وغیرہ وغیرہ مزید عرض ہے کہ موجودہ دور میں عورت کے دائرہ عمل کو وسیع سے وسیع تر کردیا گیا ہے اور ان جیسے نعروں سے اسکا دل بہلایا گیا عورت کو مرد کے پنجہ ستم سے رہائی مل جائے۔ خانگی زندگی کی کوئی حیثیت نہیں مل صنفی اختلاط کو فروغ دنیا تحریک نسواں کے نام پر عورت مرد کے دست نگر میں نہیں رہے اور آزادنہ جنسی تعلقات کا فروغ یہ اور اس جیسے جدید اصطلاحات کے نام پر عورت کی آج جو حیثیت بن چکی ہے وہ ہم سب کے سامنے ہیں اب آتے ہیں اسلام کے ان احکامات کی طرف جو عورت کے لیے مختص ہیں اور ظاہر ہے اسلام جو مقام عورت کے لیے تعین کیا ہے اور جو تحفظ عورت کو دیا ہے اس کی نظیر دنیا کا کوئی نظریہ پیش نہیں کرسکتا ہے ہاں یہ بات ہے کہ ہم پہلے اسلامی تعلیمات کا لب لباب سمجھ لیں پھر ہمارے ذہین میں کوئی اشکال باقی نہیں رہ جاتا ہے وہ خلاصہ کیا ہے وہ ایک جملہ میں یوں ہے اسلام عظمت و سربلندی کی دعوت ہے یعنی اس کے تمام احکامات وتعلیمات میں عظمت ہی عظمت ہے تحفظ ہی تحفظ ہے وقار ہی وقار ہے حقوق ہی حقوق ہے اس حوالے سے ہم قرآن وحدیث مبارکہ کا مطالعہ کریں سورت النساء پڑھیں سورت النور پڑھیں سورت الاحزاب کی آیتیں پڑھیں اسلام نے عورت کو عفت و عصمت کا پورا نظام دیا ہے امتیازی لباس کا حکم دے کر اس کی نسوانیت کہ پہچان برقرار رکھ دی عورت کو باہر جانے کے آداب سکھا دیا عورت زینت وزینت اختیار کرے مگر کب کہاں کیسے اور کس وقت یہ سب اسلام نے واضح کردیا ہے مختصرا عرض اسلام نے عورت کے طبعی رجحانات واضح کردیا عورت کے معاشی حقوق کے خدوخال بتادیا عورت کے تمدنی حقوق کا پورا نقشہ بیان کیا عورت کے گھریلو ذمہ داریاں ایک ایک کر بیان کیا عورت کو باہر نکالنے کی اجازت دی مگر مشروط طور آئے دیکھیں قرآن نمبر 1 عورت بری نظروں کا شکار نہ ہوں وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن نمبر 2 اپنی عصمت کا تحفظ کی بھرپور کوشش کریں ویحفظن فروجھن نمبر 3 کھلے عام اپنی زینت کی نمائش نہ کرے ولا تبرجن تبرج الجاھلیہ نمبر 4 کڑک دار آواز میں بات کرے تاکہ جنسی ہراسگی سے بچ سکیں نمبر 5 عورت خوشبو نہ لگائے تاکہ درندگی صفت مردوں کی ہوس کا شکار نہ ہو نمبر 5 سفر میں محرم اس کے ساتھ ہو تاکہ ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے نمبر 7 راستہ کے کنارہ پر چلے نمبر 8 شریفانہ چال چلے تو یہ وہ شرائط ہیں جو قرآن وحدیث میں بیان کیا گیا ہے ان تمام سے صرف اور صرف عورت کا تحفظ مقصود ومطلوب ہے اس کے حقوق کا تحفظ مقصود ہے خلاصہ کلام قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے اے نبی تقویٰ پر قائم رہیں اور کافروں کا کہا نہ مانے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ احکامات الٰہی کے مقابلے میں کافروں کی اتباع نہ کریں تو ہم مسلمان ہونے کے دعویدار بھی کافروں کی اتباع چاہیے جس بھی نام سے ہو یعنی نام نہاد تحریک نسواں اور آزادی مارچ ہی کیوں نہ ہو مغربی تہذیب وتمدنی اور مغربی فلسفہ و نظریہ پر کیوں مرے جارہے ہیں۔

آئین اور قانون کی مرضی چلنی چاہیے

تحریر: محمد رمضان اچکزئی

دنیا بھر میں 08 مارچ کو عالمی یوم خواتین کے طور پر منایا جاتا ہے اور خواتین کے حقوق سے متعلق آگاہی کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ حکومتوں کو خواتین کے تحفظ، ترقی اور برابری کیلئے قوانین بنانے اور قوانین پر عملدرآمد کرنے کیلئے خواتین آواز بلند کرتی ہیں۔ دنیا بھر میں مختلف مذاہب اور لامذہب خواتین اپنے اپنے انداز میں اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں اور ان ملکوں کے آئین اور قوانین میں اس بات کی اجازت موجود ہے کہ جمہوری طریقے سے عورتیں جس انداز اور الفاظ سے بات کرے انھیں ریاست، حکومت اور وہاں کے عوام کی طرف سے کوئی مسئلہ پیش نہیں آتا کیونکہ وہاں کے معاشرے اپنی ثقافت اور مذاہب میں عورتوں کو ہر قسم کی آزادی دیئے ہوئے ہیں۔ جبکہ اسلامی ممالک اور اسلامی مذہب میں عورتوں کا مقام اللہ کی طرف سے قرآن مجید کے احکامات اور رسول پاک ؐ کے احادیث کی روشنی میں متعین ہیں۔ ریاست پاکستان کا آئین تحریری ہے اور 1973 کے آئین کو اسلامی اصولوں کے مطابق معاشرے کی رہنمائی کیلئے ایک اہم دستاویز کی حیثیت حاصل ہے اور آئین میں تحریر ہے کہ اسلام کے خلاف کوئی بھی قانون سازی نہیں کی جاسکتی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کو جو عزت واحترام دیا ہے وہ دنیا کے آزاد ممالک کے کسی دستور میں موجود نہیں۔ عورت کو شرم، حیاء، خاندان میں احترام، جائیداد میں حصہ، ازدواجی زندگی میں خاندان کے ساتھ خوشحالی سے رہنے، خاوند اور بچوں کے ساتھ جو احترام کا رشتہ موجود ہے اس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ دنیا میں جب عورتیں عمر کی بالائی حد کو پہنچ جاتی ہیں تو وہ اولڈ ہومز میں بے یار و مددگار آخری عمر کی زندگی گزارتی ہیں جبکہ ہماری مائیں، بہنیں، بچیاں اپنے خاندان میں اپنے تمام حقوق کے ساتھ خوشحالی کی زندگی گزارتی ہیں۔ ہمارے بھائی، بہنیں، بچیاں حیاء کی پیکر ہیں اور وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ بے حیائی کے معاشرے کی طرح وہ بھی برہنہ حالت میں زندگی گزاریں۔ موجودہ ترقی کے دور میں عورت کیلئے بھی نئی راہیں ہونی چاہیے تو ہماری سوسائٹی اس بات پر متفق ہیں کہ ہماری بچیاں، بہنیں اور عورتیں بھی اچھی سے اچھی تعلیم حاصل کریں، ڈاکٹر، انجینئر، سی ایس پی آفیسر بنے، ریاستی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور یہ اسلامی دنیا کا واحد ملک ہے جس کا خاتون وزیر اعظم، خاتون اسپیکر سمیت وزارتوں اور سرکاری امور میں عورتیں بڑھ چڑھ کر کام کر رہی ہیں۔ ان کے معاوضے مردوں کے برابر ہیں اور وہ دنیاوی کام کے ساتھ ساتھ اپنے خاندانی امور میں بھی عزت اور احترام کے ساتھ کردار ادا کر رہی ہیں۔ اس مرتبہ 08 مارچ کے یوم خواتین سے پہلے چند آزاد منش عورتوں نے جس طرح عورتوں کی آزادی کے بدنما نعرے لگائے جس میں انہوں نے کہا کہ "میری جسم میری مرضی" یہ ایسے نعرے ہیں جو اسلامی معاشرے سے مطابقت نہیں رکھتے، ہمارے تمام جسم پر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور یہ جسم اللہ ہی کے احکامات کے مطابق روزمرہ زندگی میں کردار ادا کرتا ہے۔ بیرونی دنیا کے لامذہب اور ایسے مذاہب جو عورتوں کو بلا جواز آزادی کے علمبردار ہیں ان ملکوں کی رقوم سے آج کل ہمارے ملک میں بھی بہت سے این جی اوز نے عورت کی آزادی کے نئے نعرے متعارف کروائے ہیں اور یہ آبادی کے اکثریت کے نعرے نہیں ہے۔ بیرونی ملکوں کی ایماء پر قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں عورتوں کو مخصوص سیٹیں دیئے گئے ہیں لیکن ان سیٹوں پر بیٹھی ہوئی خواتین اعلیٰ طبقے کے ان مردوں کی رشتہ دار ہیں جو خود بھی ان اسمبلیوں میں براجماں ملک کی اکثریتی آبادی کا استحصال کر رہے ہیں۔ اس وقت ملک میں مسئلہ عورت کی آزادی کا نہیں بلکہ اس استحصالی نظام کا ہے جس میں مراعات یافتہ طبقے نے وسائل پر قبضہ کیا ہے اور غریب اور مظلوم طبقے کے مرد اور عورتیں دن رات محنت کرتے ہوئے دو وقت کی روٹی کے محتاج ہیں۔ ان مظلوم خاندانوں کی عورتیں اور بچے ان مراعات یافتہ طبقہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں کے غلام ہیں۔ ملک میں ہمیں بیرونی ڈالروں سے لائے جانے والے نعروں کی بجائے ملک کے آئین اور قانون کے مطابق اسلام کی زریں اصولوں کے تحت ملک میں انصاف کا نظام قائم کرنا چاہیے جس میں مرد پر مرد کی بالادستی، عورت پر مرد کی بالادستی، مراعات یافتہ طبقہ کی کمزور طبقہ پر بالادستی کا خاتمہ کیا جانا چاہیے اور بے سہارا اور ظلم کی چکی میں پسنے والی خواتین کو قرآن مجید میں دیئے گئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق انھیں ان کے حقوق ملنے چاہیے۔ آئین اور قانون کی حکمرانی پر عمل ہونے سے معاشرے میں انصاف قائم کیا جاسکتا ہے اور انصاف کا تقاضا ہے کہ ملک میں اونچ نیچ کا خاتمہ ہو اور ملک کے تمام شہری مرد اور عورت آئین اور قانون کے مطابق اپنے بنیادی انسانی حقوق حاصل کرتے ہوئے معاشرے میں اپنا باعزت مقام حاصل کرے۔ معاشرے کی اکثریت بیرونی بے حیائی کے نعروں کے خلاف ہیں لیکن ہمیں گالی گلوچ کی بجائے ہوش و حواس میں ہوتے ہوئے اس ملک کے مسائل حل کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ ملک میں اسلامی، معاشرتی، ثقافتی اصولوں کے مطابق تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔ وزیر اعظم عمران خان کی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت بھی 08 مارچ کے خواتین کے نعروں سے دوری اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ نعرے غیر مناسب اور ہمارے مشرقی روایات اور مذہب کے یکسر خلاف نظر آرہے ہیں۔ ہمارا معاشرہ اپنی ماؤں، بہنوں، بچیوں، بیویوں اور خواتین کے مقام میں مزید اضافہ اپنے ہی اسلامی اصولوں اور آئین و قانون کے مطابق کرکے دنیا کو خواتین کی آزادی کے نام پر تنقید کا جواب دے سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

Jang Group Editor-in-Chief Shakilur Rahman arrested by NAB in Lahore

Editor-in-chief of Jang Group Mir Shakilur Rahman was arrested in Lahore by the National Accountability Bureau (NAB) on Thursday in a case pertaining to the purchase of a 54-kanal piece of land, said bureau spokesperson Nawazish Ali.

Rahman had appeared before NAB for the second time on Thursday to answer the bureau's questions about the land in question. He was subsequently arrested after failing to satisfy officials with his answer.

According to NAB, former prime minister Nawaz Sharif had illegally leased the land to Rahman in 1986.

NAB will produce Rahman in front of an accountability court tomorrow for his physical remand.

According to the notice issued on February 28, a copy of which is available with Dawn.com, Rahman had been called to appear before NAB on March 5 to record his statement regarding the land allotted to him in 1986 in Block H, Johar Town Phase 2 "by then chief minister Punjab Mian Nawaz Sharif in violation of the relevant laws and rules".

According to an official statement issued by the Jang Group, the property "was bought from a private party 34 years ago and all evidence of this was given to NAB".

The statement maintained that today's appearance was for the verification of the complaint, yet Rahman was arrested. It also accused the anti-graft watchdog of harbouring a vendetta against the publication.

"During the past 18 months, NAB has sent our reporters, producers, and editors [...] over a dozen notices threatening to shut down our channels [...] due to our reporting, and programmes about the anti-corruption watchdog."

"NAB has also, through several means, tried to persuade us to go slow, to stop stories and to do others in its favor at the expense of the full truth.

"We will not stop any reporter, producer or anchor from any story that is on merit, and at the same time will include NAB's version," the statement read, adding that the bureau has denied all the allegations and claimed they are independently pursuing all cases.

On March 5, The News had reported that Rahman had appeared before the anti-corruption watchdog and had informed the bureau that he had purchased the land from a private owner and that he possessed evidence of the same.

Rahman had said that he was hopeful that the watchdog and the courts would decide the case fairly.

Speaking to the media outside, he had said that similar accusations had been levelled against him in the past as well but had been proven to be false.

بلوچستان کے مسائل فوری توجہ طلب ہیں

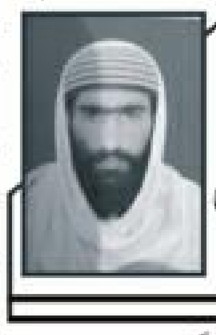

عابد عمر
جنرل نالج بلوچستان

بلوچستان، پاکستان کا اہم ترین صوبہ ہے۔ پاکستان میں معدنیات کے حوالے سے اس صوبہ کی نہایت خاص حیثیت ہے۔ جغرافیائی حوالے سے بھی اس صوبہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اس کے باوجود یہ پاکستان کا سب سے پسماندہ صوبہ کیوں ہے۔ رقبے کے لحاظ سے بلوچستان کو پاکستان کے سب سے بڑے صوبے اور آبادی کے لحاظ سے سب سے پہلے کم آبادی والا یہ صوبہ غربت کا شکار کیوں ہے;238; پاک فوج میں خدمات سرانجام دینے کے لیئے بلوچ رجمنٹ کے نام سے اس صوبہ کی ملک کے لیئے خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن بے روزگاری کا یہ عالم ہے کہ ہر دس میں سے سات لوگ بے روزگار ہیں۔ یہ کیسا صوبہ ہے جو دوسرے صوبوں کو روزگار فراہم کرتا ہے لیکن یہاں کے عوال خود بے روزگار ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اس صوبہ میں شیعہ، سنی فسادات کو ہوا دینے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے یہاں کے رہنے والے بھائیوں میں بلوچ اور پشتون کے نام پر دوریاں پیدا کر رکھی ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں جو دہشت گردوں کے سہولت کار ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں جو سرداروں اور عوام کو ایک دوسرے سے متنفر کرنے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ یہاں کے عوام میں برابری کی بنیاد پر جینے کا طریقہ اور سلیقہ کیوں پیدا نہیں ہوتا۔ اس صوبہ کے پڑھے لکھے نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں میں ان کا حصہ اور حق کیوں نہیں ملتا۔ اس اہم ترین صوبہ کی ترقی کے لیئے مطلوبہ ترقیاتی فنڈ کیوں نہیں دیا جاتا۔ اس صوبہ کے عوام کو تعلیم اور صحت کے شعبوں میں کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ یہ ہیں وہ وجوہات جن کی بناء پر بیرونی طاقتیں یہاں امن قائم نہیں ہونے دیتیں۔ پاک فوج کے جوان اور پولیس اہلکارو جانوں کی قربانیاں دے رہے ہیں تاکہ صوبہ میں امن قائم ہو۔ اس کے باوجود ہر وقت کہیں نہ کہیں امن و امان کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ اور ان تمام جانی قربانیوں کے باوجود بلوچستان کے عوام مطمئن نہیں ہیں۔ پاک فوج کا کام تو وہ کر رہے ہیں لیکن حکومتیں کیا کر رہی ہیں ہر حکومت نے بلوچستان کو نظر انداز کیا ہے۔ ہر حکومت اپنے اقتدار کو دوام دینے کے لیئے یہاں کے ان سیاستدانوں کے ساتھ ساز باز کرتی ہے جو برائے فروخت ہوتے ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ جن سیاستدانوں کا مقصد اس صوبہ اور عوام کی ترقی ہوتا ہے ان کو پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ میڈیا نے بھی بلوچستان کے بارے میں آنکھیں بند کر رکھی ہیں اور یہ تمام صورتحال آج کل سے نہیں ہے یہ عرصہ دراز سے جاری ہے۔ اس کو قومی جرم کہیں یا کچھ بھی کہیں لیکن کیا بلوچستان صرف اس وقت خبروں کی زینت بنتا ہے جب وہاں کوئی واقعہ، کوئی بڑا حادثہ، زلزلہ یا سیلاب ا?جائے ;بلوچستان کے عوام تو ہر وقت مصائب کا شکار رہتے ہیں۔ لیکن افسوس کبھی کسی نے اس اہم ترین صوبے کے عوام کی مشکلات کو اس قابل نہیں سمجھا جس پر بات کی جا سکے۔ جہاں تک بلوچستان کے سرداروں کو تعلق ہے تو انہوں نے اگرچہ قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان کا دیا ہے۔ اور صوبہ کی ترقی کے لیئے کچھ کوششیں بھی کی ہیں لیکن انہوں نے وہ حق ادا نہیں کیا جو ان کو کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ صوبہ کو پس ماندہ رکھنے میں ان کا بھی بڑا کردار ہے۔ اس طرح امن و امان کے قیام میں بھی ان کو جو کردار ادا کرنا چاہیئے وہ پورے طریقے سے ادا نہیں کر پا رہے یا ادا نہیں کر رہے۔ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے سیاستدان یا تو ذاتی مفادات کے حصار میں بند ہیں یا وہ کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ وہ تو اس قابل بھی نہیں ہیں کہ ا?ئین کے تحت اپنے صوبے کے حقوق کے لیئے پارلیمنٹ کے اندر ہی سہی کوئی ا?واز بلند کر سکیں۔ ذاتی مفادات کے حصول کے بعد جب وہ واپس بلوچستان جاتے ہیں تو اپنے ساتھ وفاقی حکومت کے وعدوں کی ایک بوری لے جاتے ہیں۔ جو وفاقی حکومت کے ان وعدوں سے بھری ہوتی ہے جن میں اکثریت کی بھی تکمیل نہیں ہوئی۔ بلوچستان کے عوام کو طفل تسلیاں دے کر ہر حکومت اپنی مدت پوری کرتی ہے۔ اگر وہاں کے سیاستدان فوج کے شانہ بشانہ صوبے کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کے لئے کمر کس لیں اور ذاتی مفادات کو پس پشت ڈالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی بھی حکومت بلوچستان کے مسائل سے پہلو تہی کر سکے۔ لیکن اس کے لیئے قربانی دینی ہوگی اور قربانی اپنے ذاتی مفادات کی دینی ہوگی۔ آئینی طریقہ سے اپنے حقوق کے لیئے کوشش کرنا ہر شہری کا حق ہے۔ بلوچستان کے نوجوان کا حق ہے کہ آئین کے مطابق اس کو سرکاری ملازمتوں میں حصہ ملے۔ ذرا تجزیہ کر لیں کہ بیوروکریسی سے لے کر عام کلرک تک سرکاری ملازمتوں میں بلوچستان کے کتنے افراد ہیں۔ اتنا کم تناسب شاید ہی کسی صوبہ کا ہو۔

بلوچستان کے عوام کو روزگار دلایا جائے۔ سی پیک، گوادر اور دیگر منصوبوں میں سب سے زیادہ ملازمتیں اور روزگار کے مواقع بلوچستان کے لوگوں کو دیئے جائیں۔ تعلیم اور صحت کے مسائل اس صوبہ میں اور بھی زیادہ گھمبیر ہیں۔ اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ پاک فوج نے اس میدان میں بھی صوبہ کے عوام کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں اور دے رہی ہے لیکن افسوس کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں اس طرف توجہ دینے سے گریزاں ہیں۔

الحمدللہ۔۔۔۔۔۔ہم مسلمان ہیں

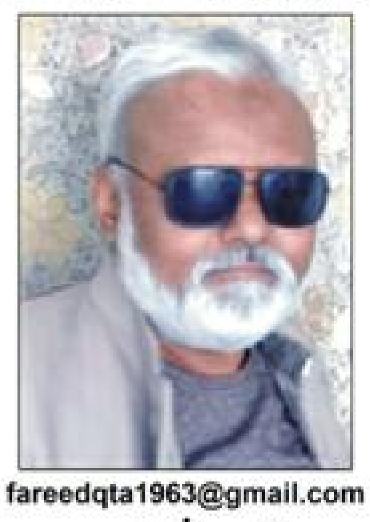

fareedqta1963@gmail.com

تحریر: شیخ فرید

جمعۃ المبارک جامع مسجد گلزار مدینہ میں ادا کی۔ مفتی افتخار احمد صاحب نے رقت آمیز دعا فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مسلم اُمہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اے رب العالمین مسلمانوں پر اپنا خاص رحم و کرم فرما۔ اے مالک القدوس "کرونا وائرس" جیسی مہلک وبا سے ہمیں محفوظ فرما۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد کے قاری عبدالمجید صاحب سے متعلق معلوم ہوا کہ وہ عمرے کی ادائیگی کیلیے جمعرات کو روانہ ہوئے مگر دبئی ایئرپورٹ سے واپس ڈی پورٹ کر دیئے گئے کیونکہ سعودیہ حکومت نے اپنے ایئرپورٹ بیرونی پروازوں کیلیے بند کر دی ہیں۔ "کرونا" سے جہاں عالمی سطح پر معاشیت پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں وہاں مسلمانوں کی عظیم عبادت عمرے کی ادائیگی بھی متاثر ہوئی ہے۔ اللہ رب العزت آسانیاں فرمائے۔ "کرونا" کی وباء چین کے شہر "ووحان" سے پھوٹی اور آناً فاناً دنیا کے چھ براعظموں میں پھیل گئی۔ صرف انٹارکٹیکا براعظم ہی اب تک محفوظ ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اب تک 82000 افراد اس مرض میں براہ راست ملوث پائے گئے ہیں۔ جبکہ 2789 افراد جاں بحق ہوئے۔ ہمارے ملک پاکستان میں ایران سے 1500 زائرین کراچی پہنچے ہیں۔ جن کی اسکریننگ ہو رہی ہے۔ بلوچستان میں بھی "کرونا" نے خوف و ہراس پھیلا دیا ہے۔ بلوچستان حکومت کے ترجمان لیاقت شاہوانی کے مطابق تفتان کے راستے پانچ ہزار زائرین آئے ہیں اور تفتان میں قرنطینہ میں مرکز قائم کر دیا گیا ہے جہاں میڈیکل ٹسٹ ہو رہا ہے۔ کوئٹہ میں یحییٰ جعفری نام شخص۔ کرونا میں مبتلا پایا گیا ہے۔ جو ایران سے ہی آیا ہے۔ مچھ میں چھ افراد کرونا کے مرض میں پائے گئے ہیں۔ صوبائی وزیر تعلیم سردار یار محمد رند نے سرد علاقوں کے تعلیمی ادارے جو موسم سرما کی تعطیلات کے باعث بند ہیں اور یکم مارچ کو کھلنے تھے اب مزید پندرہ ایام کیلیے بند کر دیئے ہیں۔ کرونا نے پاکستانیوں کو خوف میں مبتلا کر دیا ہے۔ مارکیٹ میں ماسک کی طلب میں اضافے سے قلت کا سامنا ہے۔ مگر اللہ پر بھروسہ کامل ہو تو یہ ایمان ہوتا ہے کہ جو زندگی اللہ نے دی ہے اس میں ایک لحہ کی۔ بھی کی پیشی ناممکن ہے۔ ہمیں موت سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ ویسے بھی پاکستان میں متعین چینی سفیر ایلس ویلز نے ایک نیوز چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کرونا کو مغرب کی سازش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یورپی دنیا اور مغرب چینی معاشیت کی ترقی اور پاکستان سے سی پیک کے کامیاب منصوبوں اور اقتصادی کامرانیوں سے خوف زدہ ہے۔ کیونکہ چین کی فروغ پاتی معاشی ترقی اور دنیا پر چھا جانے والی مارکیٹنگ سے مغرب کو اپنی ناؤ ڈوبتی نظر آ رہی ہے ادھر کرونا نے ہمارے ملک میں خوف کی فضاء پیدا کر دی ہے۔ کرونا وائرس ایک ایسا خطرناک وائرس ہے جس کی علامات کئی دن تک ظاہر نہیں ہوتی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے اگر کسی شخص کو یہ وائرس ہو جائے تو اسے کیسے پتہ چلے گا کہ اسے کرونا وائرس ہو چکا ھے بدقسمتی سے جسے یہ وائرس ہو چکا ہوتا ہے ڈاکٹر تک پہنچنے تک اس کے 50 فیصد پھیپھڑے ختم ہو چکے ہوتے ہیں. تائیوان کے ڈاکٹرز نے ایک آسان ٹیسٹ متعارف کروایا جو آپ خود بھی کر سکتے ہیں۔ صبح اٹھ کر لمبا سانس لے کر اندر کو روک کے اور دس سیکنڈ تک سانس کو روک کر رکھیں۔ اس دوران اگر آپ کو کھانسی نہیں ہوتی یا آپ کا دم نہیں گھٹتا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو کرونا وائرس نہیں ہے اس نازک دور میں ہر کسی سے گزارش ہے کہ دن میں ایک دو مرتبہ اپنا یہ ٹیسٹ ضرور کریں اور دوسروں کو بھی بتائے۔ اپنے گلے اور منہ کو ہرگز خشک نہ ہونے دے ہر پندرہ منٹ کے بعد کوئی Liquid ہر حال میں منہ میں جانا چاہیے۔ اس طرح کرنے سے کوئی بھی وائرس آپ کے منہ یا گلے میں نہیں رک سکے گا بلکہ معدے میں ٹرانسفر ہو کر ڈائجسٹ ہو جائے گا اگر آپ نے ایسا نا کیا تو یہ وائرس آپ کی سانس کی نالیوں کے ذریعے پھیپھڑوں میں داخل ہو جائے گا برائے مہربانی اس میسج کو اپنے زیادہ سے زیادہ دوستوں عزیز و اقارب کو فارورڈ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے تمام انسانیت کی جان بچائی کرونا وائرس کی پاکستان میں تشخیص کے بعد، کراچی میں مریض کا پایا جانا اس کے بعد جو شہر بھر میں خوف کی فضا ہے، تعلیمی ادارے بند کیے جا رہے ہیں۔ احتیاطی تدابیر بتائی جا رہی ہیں۔ گھروں میں صرف ایک موضوع ہے۔ میڈیا پر ایک ہی بحث ہے۔ اس وقت ہم سور قریش کا فہم حاصل کر سکتے ہیں۔ بظاہر ہم سے کچھ نہیں چھنا، کوئی سونامی نہیں جس کو کیمروں کی آنکھ دیکھ رہی ہو۔ ایک مائیکرو اسکوپک جرثومہ نے ہم سے نیندیں چھین لیں۔ خوف دل کی اسی کیفیت کا نام ہے کہ پھر نہ انسان کو گھر اچھا لگتا ہے نہ دوست نہ کھانا پینا۔ ڈپریشن ایسی چیز ہے جو انسان کو حاضر و موجود سے بیزار کر دیتا ہے۔ کرونا سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا زور ٹوٹ رہا ہے۔ بس تھوڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔۔ سو میں سے دو لوگ کرونا سے مرتے ہیں۔ وہ بھی وہ جن کا جسم اور مدافعاتی نظام انتہائی کمزور ہو۔ جیسے بچے اور بوڑھے۔ آپ کے بچنے کے چانسز ۹۸ فیصد ہیں جبکہ پاکستانی سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں دوسری بیماریوں کے مریض اس سے کہیں زیادہ مرتے ہیں۔ اصل خطرہ نالائق اور خودغرض معالج ہیں، کرونا نہیں۔ اصل خطرہ ہسپتالوں کی ہائیجین ہے، جس کے آگے کرونا کچھ بھی نہیں۔ چند روز مزید، اور گرمی کی پہلی لہر سے کرونا کا زور ٹوٹ جائیگا۔ کرونا کی علامات ظاہر ہونے پر مکمل ریسٹ، مائع کا مسلسل استعمال اور اللہ سے مدد مانگتے رہیں۔ آپکے جسم کا مدافعاتی نظام اور خدا کی رحمت آپ کو محفوظ رکھے گی۔ انشاءاللہ۔ ماسک، دواؤں، کسی خاص علاج کی پوسٹیں شیئر نہ کریں، وہ سب مختلف ٹریک مافیا اور ذخیرہ اندوزوں کی عید کا سامان ہیں۔ بازار سے ذخیرہ اندوزوں کا مہنگا مگر بیکار ماسک مت خریدیں۔ یوٹیوب سے دیکھ کر گھر میں تیار کر لیں۔ جتنی بچت بازار والے دس روپے والے ماسک سے ہوتا ہے اس سے زیادہ محفوظ گھر بنا ہوا ماسک ہوتا ہے۔ آخری بات، کرونا یا کوئی اور وائرس۔۔۔ اس کل جہان کے مالک کے پلان سے باہر نہیں ہے۔ آپ کے کچھ پلان اگر ڈسٹرب ہو بھی جائیں، اسکا پلان جو بھی ہے وہی پورا ہوگا۔ (54) " (القران) الحمدللہ۔۔۔ ۔۔۔ہم مسلمان ہیں میں۔ کرونا۔ سے۔ خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے۔

بلوچستان میں تعلیمی فقدان

تحریر: علی بلوچ

جہاں دنیا دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے وہاں بلوچستان ترقی کرنے کے بجائے دن بدن پیچھے چلا آ رہا ہے یہ سب ہمارے حکمرانوں کی مرہون منت ہیں وفاقی حکومت تو ہمیشہ مہربان رہتی ہے مگر بلوچستان حکومت بھی ہمیشہ اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالتی رہتی ہے بلوچستان اور وفاق میں جو بھی حکومت براجمان ہوا ہے بلوچستان کے لیے بیگانے کا کردار ادا کرتے رہے ہیں بلوچستان کے مسائل کی طرف توجہ دینا کسی نے مناسب بھی نہیں سمجھا اور تو اور بلوچستان کے اپنے حکمرانوں نے بھی بلوچستان کی ترقی کو گوارا نہیں سمجھا ہمیشہ سیاستدانوں نے بلوچستان کے معاملے پر چپ سادھ لی ہے بلوچستان میں مسلوں کی کوئی کمی نہیں ہے یوں سمجھیے کہ بلوچستان اب مسائلستان بن چکا ہے جہاں بلوچستان کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہاں سب سے بڑا مسئلہ تعلیم کا بھی ہے بلوچستان کے لوگ اپنے بنیادی حق جو تعلیم کا ہے حاصل نہیں کر پا رہے ہیں جس کی انہیں اشد ضرورت ہے بلوچستان پاکستان کا رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے جس صوبے کے لوگ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہیں ذرا سوچیے باقی کے حقوق بلوچستان کو کتنے میسر ہوں گے بلوچستان میں تعلیمی نظام مکمل طور پر تباہ ہے کیونکہ نہ وفاق اور نا صوبائی حکومت بلوچستان میں تعلیمی نظام میں بہتری کی طرف تبدیلی میں دلچسپی رکھتے ہیں جو بہت بڑا المیہ ہے۔

بلوچستان میں 2.3 ملین سے زیادہ بچے اور بچیاں تعلیم کے زیور سے محروم ہیں بلوچستان میں 12 ہزار 500 پرائمری اسکول ہیں جن میں سے 7000 سکولوں میں نہ کمرے ہیں نہ فرنیچر اور نہ اساتذہ ان اساتذہ سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے جو ہمارے ملک کے مستقبل کے معماروں کی بنیادوں کو کمزور کر رہے ہیں یہ وقت ہے کہ حکومت بلوچستان کے لوگوں کی بنیادی حق تعلیم کے مسائل کو حل کرے اور گورنمنٹ سکولوں کو بہتر بنائے گورنمنٹ اسکولوں میں نہ اچھے استاد ہیں اور نہ کمرے اور نہ معیاری کتابیں ہیں والدین اپنے بچوں کو گورنمنٹ سکولوں میں پڑھانے سے کتراتے ہیں اور غریب والدین پرائیویٹ اسکولوں کے اخرجات برداشت نہیں کر سکتے مہنگے فیس اسکولوں کی وردیاں اور کتابوں کے اخراجات غریبوں کے بس سے باہر ہیں اور گورنمنٹ سکولوں کے حالات ایسے ہیں کہ گورنمنٹ سکولوں میں بچوں کو بیجنا نہ بیجنا برابر ہے گورنمنٹ اسکولیں فقط ڈگری مہیا کرنے کی مشینیں بن چکی ہیں باقی کے کام تو حکومتیں ان سے چھین چکی ہے فرنیچر کمرہ جماعت اور پانی کی سہولیات سے حکومت بلوچستان کے اسکولوں کو آزاد کر چکی ہے کیونکہ حکومت اور وزراء کے اپنے بچے جو مہنگے سکولوں میں پڑھتے ہیں اور کچھ کے تو بیرون ملک بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں غریبوں کے بچوں کا ان سے کیا کیونکہ وہ غریب ہیں غریب ہی رہیں گے اب بھی یہ حکومت کر رہے ہیں بعد میں بھی ان کے ہی بچے حکومت کریں گے ہر بار آنے والی حکومت کہتی ہے کہ بلوچستان میں تعلیمی نظام کو بہتر بنائیں گے مگر ہمارے سیاستدان صرف اور صرف باتوں تک محدود ہیں اگر بلوچستان کے لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں تو انہیں اپنے حق کے لیے آواز اٹھانا ہوگا وفاق ہو چاہے صوبائی حکومت دونوں کو مجبور کرنا ہوگا کہ وہ بلوچستان کے لوگوں کو ان کا بنیادی حق مہیا کریں۔

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

پولیس

ریلوے اسٹیشن	9201490
کینٹ پولیس اسٹیشن	9201087
بجلی روڈ پولیس اسٹیشن	9202042
سٹی پولیس اسٹیشن	9201250
گوالمنڈی پولیس اسٹیشن	1217
پشتون آباد پولیس اسٹیشن	2664040
قائد آباد پولیس اسٹیشن	9202218
انڈسٹریل پولیس اسٹیشن	92111050
پولیس لائن	9201435
کچلاک پولیس اسٹیشن	2890234
سریاب پولیس اسٹیشن	9211080
بروری پولیس اسٹیشن	2853610
نیو سریاب پولیس اسٹیشن	2892033
شالکوٹ پولیس اسٹیشن	2460190
ایمرجنسی سینٹر	15
ایمرجنسی سینٹر (A)	9202555
ایمرجنسی سینٹر (B)	9202777
سول لائن پولیس اسٹیشن	9202730
کرائمز برانچ	9201418
صدر پولیس اسٹیشن	9201435
ٹریفک ایمرجنسی	9201991
سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس اسٹیشن	9211707
سی آئی اے	9202253
ایئر پورٹ پولیس اسٹیشن	2880387

بجلی

مرکزی شکایات سینٹر	18
کوئٹہ سٹی ڈویژن	9202027
ریونیو آفس سریاب	9211341
سب ڈویژن کرانی	2442834
کچلاک سب ڈویژن	2890075
گوالمنڈی سب ڈویژن	2869001
لیاقت بازار شکایت آفس	9201459
بروری سب ڈویژن	2828400
زرغون آفس	2823403
سپرنٹنڈنٹ انجینئر کوئٹہ	9202003

پی آئی اے

انکوائری	117
ایکس چینج	9201993/9202632
ریزرویشن	9201066
ایئر پورٹ انکوائری	114
[illegible]	9203873
ایئر پورٹ ایکسچینج	2880213/6
[illegible]	2880028

ہسپتال

ایدھی سینٹر	2830861115
عمر فاؤنڈیشن	2837296
سول ہسپتال ایمبولینس	9202017
سول ہسپتال ایکس چینج	9202017
کرسچن ہسپتال	2842697
وفاقی میڈیکل سینٹر	9211636
ہیلپر آئی ہسپتال	9211087
ریلوے ہسپتال	9211078
لیڈی ڈفرن ہسپتال	2836532
فاطمہ جناح ٹی بی سینیٹوریم	2853618
چلڈرن ہسپتال	2823705/11
بابو شہید ٹرسٹ	2824875/2828383
پاکستان جنرل ہسپتال	2842043/2842295
جیلانی ہسپتال	2447183
ایل آر ٹی	2850362
شعبہ حادثات سول ہسپتال / ایمرجنسی	137
بی ایم سی	2823618/2830553
فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سینٹر	2664461

فائر بریگیڈ

سٹی فائر بریگیڈ	2841118/920264
سرکلر روڈ	9201066/16
کنٹونمنٹ بورڈ	9201629

واسا شکایات

انکوائری	9211612
سب آفس مالی باغ	9202299
کواری روڈ	9202846
ایوب اسٹیڈیم	9202708

ٹیلی فون

ہیلپ لائن	1236
شکایت	1218
بلنگ ہیلپ لائن	1200

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی سینٹر	9202626
ریڈیو پاکستان	9202393
کوئٹہ پریس کلب	2821731
بلوچستان یونیورسٹی	9202791

"نظریہ پاکستان کا تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں"

- پاکستان کی نظریاتی سالمیت کے خلاف بولنا اور پروپیگنڈا کرنا آئین کی دفعہ 5 کے تحت سنگین جرم ہے۔
- ریاست اور ریاستی اداروں کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر اور ان کے خلاف عناد پیدا کرنا تعزیرات پاکستان کی دفعہ 124A کے تحت جرم ہے۔
- دہشت گرد کو پناہ دینا انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ (J)21 کے تحت جرم ہے۔
- دہشت گردی کے لیے پیسہ، جائیداد یا مالی اعانت کرنا انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعہ (H-J)11 کے تحت جرم ہے۔
- کسی کے عقائد اور مذہبی جذبات کی توہین کرنا تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 کی خلاف ورزی ہے۔
- یاد رکھیں! سوشل میڈیا پر نفرت انگیز تقاریر پھیلانا سائبر دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے جس کی سزا 14 سال قید یا 50 لاکھ جرمانہ ہے (الیکٹرانک جرائم کی روک تھام ایکٹ PECA-2016)۔
- امن عامہ کو قائم رکھنا اور پاکستان کی نظریاتی حدود کی سالمیت آئین پاکستان کی شق 19-16 ہر شہری کا بنیادی فرض ہے۔
- یاد رکھیں! نفرت انگیز مواد اور جرم کی تائید و تشہیر دونوں قانونی جرم ہیں جن کی سزا 5 سال قید یا ایک کروڑ روپے جرمانہ ہو سکتا ہے (الیکٹرانک جرائم کی روک تھام ایکٹ PECA-2016)۔
- سوشل میڈیا پر کسی عسکری جماعت کے حق میں بولنا اور عسکریت پسندی کو فروغ دینا زیر دفعہ 9 آف الیکٹرانک کرائم ایکٹ کے تحت جرم ہے
- پارکنگ میں کھڑی ایسی موٹر سائیکل یا گاڑی جس کے بارے میں کسی کو معلوم نہ ہو فوری طور پر پولیس کو اس کے بارے میں آگاہ کریں یا ہیلپ لائن 1717 پر اطلاع کریں۔
- میرے لئے کوئی فرقہ نہیں ہے میں صرف مسلمان ہوں وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو تفرقہ میں نہ پڑے (القرآن)۔
- کسی بھی شخص یا ادارے کے متعلق بدنیتی پر مبنی پوسٹوں کو پھیلانا قانوناً جرم ہے۔
- "نفرت، انتہا پسندی، فرقہ واریت اور عدم رواداری کو فروغ دینا قانوناً جرم ہے۔
- اپنے کرایہ داروں کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھیں تاکہ کسی بھی مشکوک اور غیر مشکوک سرگرمیوں کی بارے میں آگاہی ہوتی رہے۔
- پیغام پاکستان کی روح کے مطابق اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔
- پاکستان میں رہنے والے غیر مسلموں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا ہمارا دینی اور اخلاقی فرض ہے۔
- کسی ایسے شخص یا گروہ کی معاونت نہ کریں جن کے بارے میں آپ کو لگتا ہے کہ مشکوک ہے اور واقعہ کی اطلاع اس نمبر 051-9216523 پر دیں۔
- کسی فرد یا گروہ کے خلاف مذہبی اور عقائد کی بنیاد پر نفرت پھیلانا اور سوشل میڈیا پہ مذہبی عقائد پہ تنقید کرنا زیر دفعہ 11-10 الیکٹرانک کرائمز ایکٹ سنگین جرم ہیں۔
- بیرون ملک سے نظریاتی رابطہ کے ذریعے فساد، عناد اور انتشار پھیلانا انسداد دہشت گردی ایکٹ کی شق 11-B کے تحت جرم ہے۔
- آپ کے پڑوس میں کیا ہوتا ہے اس کو آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے۔ یاد رکھیں آپکی مدد قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے اہم ہو سکتی ہے کسی بھی مشکوک یا غیر قانونی طرز عمل کی نشاندہی کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔
- ہوشیار! ریلوے یا بس اڈے یا بھرا گر کوئی سامان دکھائی دے جس کے آس پاس کوئی نا ہو اس کی فوری طور پر تھانے میں یا ہیلپ لائن 1717 پر اطلاع کریں۔
- سم کارڈ آپ کی نام پر ہو بند اہتمام ایسی غیر مجاز نمبروں سے چھٹکارا حاصل کریں جو آپ کے شناختی کارڈ پر درج ہیں۔
- محتاط رہیں ایسا نہ ہو کے آپ کے نام پر رجسٹرڈ سم کسی مالی فراڈ یا دہشت گردی کی سرگرمیاں میں استعمال ہو جائے۔

طاہر حسن پریس انفارمیشن آفیسر
وزارت اطلاعات و نشریات حکومت پاکستان

Weekly MASAEL Quetta | 4 | ہفت روزہ مسائل کوئٹہ | 8 مارچ تا 14 مارچ 2020ء

Shobiz شوبز

'میرا جسم میرے اللہ کی مرضی'، رابی پیرزادہ

خلیل صاحب ایک مرد عورت کو گالیاں دیتے اچھا نہیں لگتا

کراچی (مسائل نیوز) رابی پیرزادہ نے خلیل الرحمان قمر اور سماجی کارکن ماروی سرمد کے تنازع اور ''میرا جسم میری مرضی'' کے نعرے پر کہا ہے ''میرا جسم میرے اللہ کی مرضی''۔ خلیل الرحمان قمر اور ماروی سرمد کے تنازع نے گزشتہ دو روز سے میڈیا اور سوشل میڈیا پر طوفان مچایا ہوا ہے۔ یہ جھگڑا نجی ٹی وی کے ٹاک شو کے دوران عورت مارچ کے مشہور نعرے ''میرا جسم میری مرضی'' سے شروع ہوا اور اتنا بڑھ گیا کہ خلیل الرحمان قمر کا نام گزشتہ دو روز سے ٹوئٹر پر ٹاپ ٹرینڈ بنا ہوا ہے۔ رابی پیرزادہ نے بھی اس معاملے پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''میرا جسم میرے اللہ کی مرضی'' یہ میں نے نہ صرف کہا بلکہ کر کے دکھایا۔ دولت، شہرت، پیسہ سب چھوڑ دیا کیونکہ اللہ راضی تو آخرت جنت۔ مگر خلیل صاحب ایک مرد عورت کو گالیاں دیتے اچھا نہیں لگتا وہ مرد نہیں ہے۔ اور جو عورت اپنے جسم کو اللہ کی مرضی سے آزاد کرے وہ عورت نہیں ہے۔'' اس پوسٹ کے ساتھ رابی پیرزادہ نے اپنی دو سال قبل کی تصاویر شیئر کیں جن میں وہ ماڈرن لباس پہنے ہوئے نظر آ رہی ہیں جب کہ دوسری جانب ان کی حال کی تصویر ہے جس میں وہ بالکل مختلف روپ میں سر پر دوپٹہ لیے نظر آ رہی ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ برس کے آخر میں رابی پیرزادہ کی کچھ نجی تصاویر اور ویڈیوز لیک ہونے کے بعد انہوں نے خدا سے معافی مانگتے ہوئے اپنی باقی زندگی اسلام کے مطابق گزارنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس وقت رابی پیرزادہ نے پہلی بار ''میرا جسم اللہ کی مرضی'' کا جملہ استعمال کیا تھا۔

سجل علی اور احد رضا میر نکاح کے بندھن میں بندھ گئے

اداکارہ سجل علی نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر نام تبدیل کرتے ہوئے سجل احد میر رکھ دیا

لاہور (مسائل نیوز) اداکار سجل علی اور احد رضا میر نکاح کے بندھن میں بندھ گئے، دونوں نے ابوظہبی میں سادگی سے نکاح کیا۔ اداکاروں سجل اور احد کے پرستاروں کا انتظار ختم ہوگیا کیونکہ ڈراموں کی شادی ابوظہبی میں ہوا جہاں ان کے چند قریبی رشتہ داروں اور دوستوں نے شرکت کی۔ دونوں کی جانب سے شادی کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا آج اداکار جوڑی نے خاموشی سے سادگی کے

ساتھ نکاح کیا ہے۔ نکاح کے فوراً بعد ہی اداکارہ سجل علی نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر نام تبدیل کرتے ہوئے سجل احد میر رکھ دیا ہے، سوشل میڈیا پر سجل اور احد کی جانب سے کوئی تصویر شیئر نہیں کی گئی اور ان کے چاہنے والے سجل کو عروسی لباس میں دیکھنے کے منتظر رہے، یاد رہے کہ چند روز قبل دونوں کی رسم حنا ادا کی گئی تھی۔ اپنی حقیقی شادی میں تبدیل ہوئی ہے اور دونوں نے ابوظہبی میں سادگی سے نکاح کیا۔ سجل علی کا حق مہر 50 ہزار روپے مقرر کیا گیا۔ سوشل میڈیا پر احد اور سجل کے نکاح کی ویڈیوز تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں جس میں احد رضا میر کو کریم رنگ کی سادہ شیروانی اور سفید چوڑی دار پاجامے میں دیکھا گیا ہے۔ اداکار جوڑی کی نکاح کی تقریب کا انعقاد

فاسٹ اینڈ فیوریس 9 کی ریلیز بھی کھٹائی میں پڑ گئی

لاس اینجلس (مسائل نیوز) ایکشن سے بھرپور فلم 'فاسٹ اینڈ فیوریس 9' کی ریلیز بھی دنیا بھر میں تیزی سے پھیلتے ہوئے کورونا وائرس کی وجہ سے کھٹائی میں پڑ گئی۔ کورونا وائرس نامی مہلک وبا نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ سپر پاور سمجھے جانے والے ممالک بھی کورونا وائرس کی وجہ سے دیگر متاثرہ ... میں ریلیز کی جائے گی جب کہ 2 اپریل کو امریکا کے سینما گھروں کی زینت بنے گی۔ فلم کے مرکزی کردار ون ڈیزل نے فلم کی ریلیز کے حوالے سے اپنے بیان میں کہا کہ آپ نے ہماری فلم سیریز کے لیے جو محبت اور صبر کا مظاہرہ کیا ہمیں اس کا احساس ہے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ بتانا پڑ رہا ہے کہ فلم کی ریلیز آگے بڑھا دی گئی ہے کیوں کہ موجودہ صورتحال میں دنیا بھر میں موجود مداحوں کا رواں سال فلم دیکھنا ناممکن ہوگا۔ دوسری جانب ڈزنی کی پہلی ایشیائی شہزادی پر بننے والی فلم ''مولان'' اور سائنس فکشن فلم ''دی نیو میوٹنٹس'' کی ریلیز بھی ملتوی کر دی گئی ہے تاہم نئی تاریخ کا اعلان تاحال نہیں کیا گیا۔

آسکر ایوارڈ یافتہ اداکار ٹام ہینکس اور ان کی بیوی بھی کورونا وائرس کا شکار

ان دونوں نے آسٹریلوی ریاست کوئنز لینڈ میں اپنا اور اپنی اہلیہ کا طبی ٹیسٹ کروایا جو کہ مثبت آیا

کوئنز لینڈ (مسائل نیوز) آسکر ایوارڈ یافتہ ہالی ووڈ اداکار ٹام ہینکس اور ان کی بیوی ریٹا ولسن میں کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کے مطابق 63 سالہ اداکار ٹام ہینکس نے انسٹاگرام پر بتایا کہ ان دونوں نے آسٹریلوی ریاست کوئنز لینڈ میں ... وارنر بروس انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ہماری کمپنی کے ممبران کی صحت اور حفاظت ہماری پہلی ترجیح ہے اور ہم دنیا بھر میں اپنے پروڈکشن میں کام کرنے والے ہر شخص کی حفاظت کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں

سردی کی علامات سامنے آنے کے بعد اپنا اور اپنی اہلیہ کا طبی ٹیسٹ کروایا جو کہ مثبت آیا ہے۔ جس کے بعد یہ دونوں اب عوام کی حفاظت کے لیے تنہائی میں وقت گزاریں گے۔ یہ جوڑا آسٹریلیا کے مشرقی ساحل پر برسبین کے جنوب میں واقع میٹروپولیٹن علاقے گولڈ کوسٹ گیا تھا جہاں ٹام ہینکس ایلوس پریسلے کی زندگی پر مبنی فلم میں کام کر رہے تھے۔ ٹام ہینکس کی اس پوسٹ پر امریکی کامیڈین اور ایکٹر مارلن ویانز نے مزاحیہ ردعمل دیتے ہوئے لکھا ''ٹام تم ہمیشہ آگے رہتے ہو۔ پہلا ایمی فاتح، پہلا آسکر فاتح اور پہلا ہالی ووڈ کورونا ... گے۔ غیر ملکی میڈیا کا کہنا ہے کہ فلم کا تاحال کوئی نام نہیں رکھا گیا ہے تاہم اسے آسٹریلوی ہدایت کار بز لورمین ڈائریکٹ کر رہے ہیں تاہم فلم پر کام عارضی طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل ہالی ووڈ سپر اسٹار ٹام کروز کی ایکشن تھرلر فلم مشن امپاسبل سیریز کی ساتویں فلم ''مشن امپاسبل 7'' کی شوٹنگ بھی کورونا وائرس کے باعث اٹلی میں منسوخ کر دی گئی تھی۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز عالمی ادارہ برائے صحت (ڈبلیو ایچ او) نے ہنگامی اجلاس میں کورونا وائرس کے مرض کو عالمی وبا قرار دے دیا ہے۔

ٹی وی پر سفارش کی وجہ سے آیا، لیجنڈ اداکار جاوید شیخ

کراچی (مسائل نیوز) پاکستان کے لیجنڈ اداکار جاوید شیخ کا کہنا ہے کہ وہ ٹی وی پر سفارش کی وجہ سے آئے۔ پاکستان فلم اور ڈراما انڈسٹری کے سینئر ترین اداکار جاوید شیخ نے نجی ٹی وی چینل کے شو میں اپنے کیریئر سے متعلق وہ باتیں شیئر کیں جو شاید آج تک کوئی نہیں جانتا تھا۔ جاوید شیخ نے بتایا کہ انہوں نے اپنے کیریئر کی شروعات بطور ایکسٹرا کی تھی۔ ... بالی ووڈ میں 20 سے زائد فلموں میں اداکاری کے جوہر دکھا چکے ہیں۔ میزبان کی جانب سے بالی ووڈ میں کام کرنے کے حوالے سے پوچھے جانے والے سوال پر جاوید شیخ نے کہا کہ بھارت میں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ ابھی میرا وہاں کام کرنے کا دل کرے گا جب تک حالات سیاسی طور پر سازگار نہیں ہو جاتے جب تک میرا دل نہیں کرے گا۔ بھارت میں حال ہی میں ہونے والے دہلی فسادات، کشمیر اور گجرات میں ظلم دیکھ کر دل بہت دکھتا ہے۔ جاوید شیخ نے مزید کہا اس وقت جو ماحول ہے اور پاکستان بھارت کے جو حالات چل رہے ہیں اس صورتحال میں یہاں بھارتی فلمیں اور ڈرامے بھی نہیں دکھانے چاہئیں۔

موجودہ دور میں خواتین کیلئے بہتری آئی ہے، بشریٰ انصاری

گھر والوں کے دباؤ کی وجہ سے فلموں میں کام نہیں کرسکی، معروف اداکارہ

کراچی (مسائل نیوز) معروف اداکارہ بشریٰ انصاری ... بشریٰ انصاری نے کہا کہ ماضی میں خاندانی دباؤ کی وجہ سے فلموں میں کام نہیں کر سکی ...

اداکارہ میرا کی فلم ''باجی'' کے نام ایک اور اعزاز

برطانوی ایشین فلم فیسٹیول 25 مارچ سے 5 اپریل تک منعقد کیا جائے گا

کراچی (مسائل نیوز) اداکارہ میرا کی گزشتہ برس ریلیز ہونے والی فلم ''باجی'' برطانوی ایشین فلم فیسٹیول میں دکھائی جائے گی۔ اداکارہ میرا، عثمان خالد بٹ اور آمنہ الیاس کی فلم ''باجی'' رواں سال لندن میں برطانوی ایشین فلم فیسٹیول 2020 میں دکھائی جائے گی۔ اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو کی اسٹرتھکلائیڈ یونیورسٹی میں دکھائی جائے گی اور تیسری بار کیم اپریل کو ریجنٹ اسٹریٹ سینما لندن میں دکھائی جائے گی۔ اگرچہ دنیا بھر میں پہلے کورونا وائرس کے باعث متعدد فیسٹیولز اور کانفرنسز منسوخ کر دیے ہیں تاہم برطانوی ایشین فلم فیسٹیول ...

... دوسری بار فلم 29 مارچ ... میں نمائش کی جائے گی ... بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔

کورونا کیخلاف جنگ، فنکار اور کھلاڑی بھی میدان میں آ گئے

لاہور (مسائل نیوز) ملک میں کورونا وائرس کی روک تھام کے لیے حکومتی اقدامات میں تعاون اور آگاہی کے لیے فنکار اور کھلاڑی بھی میدان میں آ گئے۔ لیجنڈری اداکار مصطفیٰ قریشی اور غلام محی الدین کا کہنا تھا کہ ہم ... ہے کہ ہمیں بار بار ہاتھ دھونے کی عادت اپنانی چاہیے۔ اسی طرح اداکار سمیع خان اور جنید خان نے بھی کورونا سے بچاؤ کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔ کھلاڑی جنید خان نے ٹوئٹر پر کورونا وائرس سے ... کی جاتی ہیں۔ میری عوام سے گزارش ہے کہ بار بار اپنے ہاتھوں کو دھونے کی عادت اپنائیں۔ اداکار احسن خان نے کہا ... حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

مسائل نیوز دلچسپ و عجیب

17 سال تک بہترین دوست رہنے والی بہنیں نکلیں

وِمبرلی کے باپ نے ایشلے کی پیدائش سے قبل ہی علیحدگی اختیار کرلی تھی

پنسلوانیا (مسائل نیوز) امریکا میں 17 سال تک ایک دوسرے کی بہترین دوست رہنے والی دو خواتین پر اچانک انکشاف ہوا کہ وہ اصل میں بہنیں بھی ہیں۔ دو میں ہوا۔ جس کی تصاویر ایشلے تھامس نے اپنے فیس بک پیج پر شیئر کیں۔ ان تصاویر میں ومبرلی کے والد کینیتھ کی تصویر بھی تھی جسے ایشلے تھامس کی ماں کی ایک سہیلی نے پہچان لیا، کینیتھ کو جب یہ بتایا ...

... ان دونوں کو 17 سال کی دوستی کے بعد انکشاف ہوا ہے کہ دراصل وہ بہنیں ہیں۔ ایشلے تھامس اور لاتویا ومبرلی 2004 میں جب ایک سالگرہ کی تقریب میں دوستی کے بندھن میں بندھیں تو انہیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایک ہی باپ کی بیٹیاں ہیں جس کا انکشاف 29 سالہ ومبرلی کی منگنی کی تقریب ... مضبوط رشتہ قائم کر لیا ہے۔

اخبار نے 8 خالی صفحات ٹوائلٹ پیپر کیلئے مخصوص کردیئے

آسٹریلیا کے ایک مقامی اخبار نے ایک ''خصوصی ایڈیشن'' ہے جس میں 8 خالی صفحات صرف ٹوائلٹ پیپر کیلئے مخصوص کیے گئے ہیں

... پھاڑ کر ٹوائلٹ پیپر کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، آسٹریلوی دکانداروں نے کورونا وائرس کے خوف سے ٹوائلٹ پیپرز کی بڑی تعداد ذخیرہ کرنا شروع کر دی ہے جس سے وہاں ٹوائلٹ پیپرز کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ اس بحران سے نمٹنے کیلئے آسٹریلیا کے ایک مقامی اخبار ''این ٹی نیوز'' نے چند روز پہلے ایک ''خصوصی ایڈیشن'' شائع کیا جس میں 8 اضافی صفحات شامل تھے جو بالکل خالی تھے۔ البتہ ان پر ٹوائلٹ پیپر کی طرح نشانات ضرور موجود تھے تاکہ انہیں پھاڑ کر بہ آسانی رفع حاجت میں استعمال کیا جا سکے۔ اخبار نے پہلے صفحے پر اعلان شائع کیا جس میں لکھا تھا کہ اس ایڈیشن میں خاص طور پر 8 ...

بھارتی لڑکی کے پیوند شدہ بازوؤں میں انوکھی تبدیلی، ڈاکٹر حیران

بھارت میں پیوند ہونے والے ہاتھ عین لڑکی کے ہاتھوں کی رنگت اختیار کر چکے ہیں

پونا (مسائل نیوز) بھارت میں اپنی نوعیت کا ایک عجیب و غریب واقعہ رونما ہوا جس میں دونوں بازوؤں کے پیوند لگائے جانے کے بعد دھیرے دھیرے ہاتھوں کا رنگ بدلنے لگا اور دونوں بازو عطیہ پانے والی لڑکی کی جلد کی رنگت اختیار کر گئے۔ 21 شریا سدانا گوڈر 2016ء میں ایک بس حادثے کی شکار ہوئی تھی جس میں ان کے دونوں بازو ناکارہ ہو گئے۔ ڈاکٹروں ... اگنے سے ان کی بے چینی اور سنسناہٹ بڑھتی گئی جسے برداشت کیا گیا لیکن ڈاکٹر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے پیوند شدہ بازوؤں کی رنگت بھی تبدیل ہونے لگی۔ شریا کے بازو ایک 20 سالہ لڑکے سے حاصل کیے گئے جو موٹر سائیکل حادثے کے بعد دماغی طور پر مردہ ہو چکا تھا اور اس کے خاندان نے اس کے بازو اور دیگر اعضا عطیہ کر دیئے تھے۔

بازو کے عطیے کے لیے ایک ادارے سے بھی گئیں جہاں خوش قسمتی سے اسی روز ایک شخص کے عطیہ کردہ بازو کا انتظام ہو گیا جبکہ 200 افراد اس کے منتظر تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عطیہ کردہ بازو اور ہاتھ عین ان کی جسمانی ساخت کے مطابق تھے۔ اسی دن شریا کا آپریشن کیا گیا جس میں 20 سرجن، ڈاکٹر اور ماہرین شریک ہوئے اور یہ آپریشن 13 گھنٹے تک جاری رہا۔ پہلے اس کی ہڈیاں جوڑی گئیں، پھر بڑی رگیں، پھر باریک نسیں اور آخر میں ... رنگت بدلنے لگے بلکہ ان کا بھاری پن کم ہونا شروع ہوا اور ہاتھوں کی اضافی چربی گھل کر ختم ہونے لگی۔ چار ماہ بعد ہاتھوں کی انگلیاں پتلی اور خوبصورت ہونے لگیں جیسا کہ خواتین میں عام ہوتی ہیں۔ شریا کی والدہ نے بتایا کہ ان کی بیٹی کے ساتھ ہی عطیہ کردہ ہاتھ کی کلائیوں میں بھی نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ شریا کے بازو شروع میں گہری رنگت کے تھے جن کا رنگ بدلا اور وہ عین لڑکی کی جسمانی رنگت میں ڈھل گئے۔ اس عمل کو دیکھ کر خود ...

کورونا وائرس سے خود کو متاثر کروائیے، 14 دن میں 7 لاکھ روپے کمائیے

برطانوی کمپنی کو ایسے رضاکاروں کی تلاش ہے جو کورونا وائرس سے خود کو متاثر کروا کر 14 دن کیلئے قرنطینہ میں چلے جائیں

لندن (مسائل نیوز) برطانیہ کی ایک تجربہ گاہ ... اسے نہ صرف 14 دن تک قرنطینہ میں رکھا جائے گا بلکہ 4300 ڈالر (7 لاکھ پاکستانی روپے سے بھی زیادہ) معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ ناول کورونا وائرس (COVID-19) سے ہونے والی بیماری کو اب ایک عالمی وبا قرار دیا جا چکا ہے جس سے 122 ممالک میں ایک لاکھ سے زیادہ افراد متاثر ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ناول کورونا وائرس کی ویکسین پر بھی پوری شدت سے کام جاری ہے۔ مشرقی لندن میں واقع طبی تحقیقی ادارے ''ایچ وی وو'' (Hvivo) نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایسے 24 رضاکاروں کی تلاش میں ہے جو ناول کورونا وائرس کی کوئی سی بھی دو اقسام میں سے کسی ایک سے خود کو متاثر کروانے کے بعد 14 روز کیلئے قرنطینہ میں چلے جائیں۔ ... 4500 ڈالر دیئے جائیں گے ...

دماغی اور نفسیاتی علاج کرنے والا ''ڈاکٹر لگڑ بھگا''

صومالیہ میں لوگ ڈپریشن، ذہنی تناؤ اور جن اتروانے کیلئے اس لگڑ بھگے کا رخ کر رہے ہیں

موغادیشو (مسائل نیوز) افریقہ میں اب بھی لوگ روایتی اور عجیب و غریب طریقے سے اپنا علاج کراتے ہیں اور اب وہاں کے مرکزی شہر موغادیشو میں لوگ بڑی تعداد میں اپنی فکری پریشانیوں اور ڈپریشن کے لیے ایک لگڑ بگھا کے پاس آ رہے ہیں جسے اب ''ڈاکٹر لگڑ بھگا'' کہا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ لگڑ بگھا سے علاج کا کوئی سائنسی ثبوت نہیں اور نہ ہی اس سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح موغادیشو کے ایک سند یافتہ نفسیاتی معالج ڈاکٹر ...

... کی خانہ جنگی سے پیشہ ور ڈاکٹر اس ملک سے جا چکے ہیں اور اب پورے صومالیہ میں صرف تین مستند نفسیاتی معالج ہی بچے ہیں۔ موغادیشو کے لوگ اس جانور سے علاج کروا رہے ہیں جن میں ڈپریشن کا شکار محمد یعقوب بھی شامل ہے تاہم صومالیہ میں ترک ہسپتال کے ... کے پاس کوئی اور راستہ نہیں اور اسی وجہ سے وہ اپنا علاج ایک جانور سے کرانے پر مجبور ہیں۔ ایک خاتون نے بتایا کہ ان کی 13 سالہ بچی بہت بیمار تھی اور ہر جگہ رقم خرچ کرنے کے باوجود اسے کوئی آرام نہ آیا لیکن اب شکر ہے کہ بچی لگڑ بگھا کے علاج کے بعد بالکل تندرست ہو چکی ہے۔

ویت نامی فنکار نے گتے سے مشہور برانڈ کی گاڑیاں اور موٹر سائیکل بنالیں

نوجوان نے مشہور برانڈ کی سواریاں کارڈ بورڈ، گتوں اور فالتو دھاتی پلیٹوں سے تیار کی ہیں

اگر آپ کو اعلیٰ برانڈ کی اسپورٹس کاروں اور موٹر سائیکلوں کا شوق ہے لیکن جیب اجازت نہیں دیتی تب بھی آپ اپنا شوق پورا کر سکتے ہیں۔ ویت نام ... سبسکرائبرز کی تعداد تین لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ تاہم اب بھی ان کی سواریوں میں غالب حصہ کارڈ بورڈ اور گتوں پر ہی مشتمل ہے جسے دیکھ کر ناظرین نے ...

103 سال کی عمر میں شادی، دنیا کا معمر ترین دلہا کا ریکارڈ قائم

بزرگ شہری نے 49 سالہ خاتون سے شادی کی جس میں اہل خانہ بھی شریک تھے

عمان (مسائل نیوز) اردن کے عارف عطیہ الجداعیہ نے 103 سال کی عمر میں شادی کر کے معمر ترین دلہا ہونے کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ عارف الجداعیہ نے دوسری شادی کا فیصلہ کیا اور خوش قسمتی سے انہیں اپنے ہی قصبے میں ایک مناسب رشتہ مل گیا۔ 49 خاتون نے بھی شادی کے لیے ہامی بھر لی ... عرب میڈیا کے ...